بہارستانِ اُردو

اُردو کی چوتھی کتاب

دی جموں اینڈ کشمیر بورڈ آف سکول ایجوکیشن

نظرِ ثانی و ترمیم شدہ ایڈیشن

★ ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کئے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔

★ اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر اس شکل کے علاوہ، جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کرکے تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔

★ کتاب کے اس صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے، کوئی بھی نظرِ ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپسی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے، وہ غلط متصور اور نا قابلِ قبول ہوگی۔

نگران: پروفیسر ڈاکٹر سدھیر سنگھ ڈیریکٹر اکیڈیمکس جے کے بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

کوارڈینیٹر: ڈپٹی ڈیریکٹر اکیڈیمکس جے کے بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

مئولفین بنیادی ایڈیشن

پروفیسر محمد زمان آزردہ، پروفیسر ظہور الدین، بشیر احمد ڈار

ترمیم شدہ ایڈیشن

ڈاکٹر الطاف انجم
شعبہ فاصلاتی تعلیم کشمیر یونیورسٹی

شاکر شفیع
(لیکچرر گورنمنٹ ہائر اسکینڈری سمبل)

ڈاکٹر رابعیہ نسیم مغل
(ریسرچ آفیسر ایس آئی ای سرینگر)

جاوید کرمانی
(ماسٹر ایس آئی ای سرینگر)

ڈاکٹر غلام نبی حلیم
(ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول مامہ گنڈ)

مجید مجازی
(ماسٹر ہائی اسکول حاجن)

ریاض احمد خاکی
(ماسٹر ہائر اسکینڈری، باربگ، شوپیان)

روحی سلطانہ
(ٹیچر زون گلاب باغ سرینگر)

تجزیہ کمیٹی (2024)

۱۔ ڈکٹر کوشل کرن، اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، بشناہ، جموں
۲۔ ڈاکٹر جے وردھن، اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج (ومن) پریڈ، جموں
۳۔ ڈاکٹر اپفان علی، اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، ریاسی، جموں
۴۔ ڈاکٹر بلبیر، اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج (ومن) گاندھی نگر، جموں
۵۔ ڈاکٹر وجے کمار، سینئر لیکچرر، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول، جھلا کھا محلّہ، جموں

Reprint, January, 2024
Qty. 3T
Price : ₹61/-
Printed by Salasar Imaging Systems, Noida

قیمت : روپے

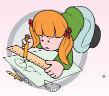

X2A1A5

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
★	پیش لفظ	۰۵
۱۔	حمد	۰۷
۲۔	اتفاق	۱۱
۳۔	درخت کی فریاد	۱۶
۴۔	سچا انصاف	۲۲
۵۔	کہنا بڑوں کا مانو	۳۱
۶۔	مٹی کا تیل	۳۵
۷۔	شیخ العالمؒ	۴۱

۸۔ گاندھی جی ۴۶

۹۔ راستہ چلنے کے قاعدے ۵۲

۱۰۔ بڑھے چلو ۵۸

۱۱۔ ہوائی جہاز ۶۳

۱۲۔ کسانوں کا گیت ۶۹

۱۳۔ پانی ۷۴

۱۴۔ بچّہ اور جگنو ۸۰

۱۵۔ تاج محل ۸۵

۱۶۔ حضرت بل ۹۰

I7B4J6

پیش لفظ

اردو ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کی آئینہ دار ہے۔ اردو کے مراکز میں جموں وکشمیر زبردست اہمیت کا حامل ہے۔ جموں وکشمیر کی سرکاری زبان ہونے کے علاوہ اردو یہاں پر رابطے کی سب سے بڑی زبان ہے۔ بیسویں صدی کے شروع سے ہی یہاں پر درس وتدریس کا کام اردو میں شروع ہوا اور آج تک جاری ہے۔ اردو زبان کی درس و تدریس کے معقول انتظامات یہاں کے ہر اسکول میں اور ہر سطح پر موجود ہیں۔ اس زبان میں موجود نصابی کتابوں کو جدید تدریسی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے جموں وکشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن نے "۲۰۰۸" میں "بہارستانِ اردو" کے نام سے ایک نیا کتابی سلسلہ اول سے بارہویں جماعت تک متعارف کیا۔ ان کتابوں کو جدید تعلیمی اور تدریسی تقاضوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ تاہم قومی سطح پر تمام ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں یکساں تعلیمی پالیسی اور نصاب رائج کرنے کے لئے این، سی، ای، آر، ٹی اور دوسرے متعلقہ مرکزی اداروں کی طرف سے نئے اصول وضع ہوتے رہتے ہیں۔ اُردو کی درسی کتابوں کو ان اصولوں اور وقتی ضرورتوں کے عین مطابق ڈھالنے کے لئے بورڈ اپنی کتابوں پر مسلسل نظرِ ثانی کرتا رہتا ہے۔ اس سلسلے میں بورڈ میں ہر سال ورکشاپ منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ ان ورکشاپوں میں جموں وکشمیر کے مقتدر تعلیمی، نصابی اور لسانی ماہرین اور اساتذہ کی خدمت سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ کتابوں کو آموزشی ماحصل کی دستاویز اور تعمیریت کے اصول کے علاوہ نئی تعلیمی پالیسی کے معیار پر استوار کرنے کے لئے اِن کا ازسرِنو جائزہ لیا گیا۔ ایس، سی، ای، آر، ٹی اور قومی سطح کے ماہرین کی آراء کو ملحوظِ نظر رکھتے ہوئے "بہارستانِ اردو" کی تدوینِ نو کی گئی ہے۔

بنیادی درجے کے بچوں کی ضرورتوں کے پیشِ نظر اس کتاب کو ٹھوس اور مسلمہ لسانی بنیادوں پر تیار کیا گیا ہے۔ بچوں میں زبان کی بنیادی مہارتیں پروان چڑھانے کے لئے زیادہ تر نظموں کو شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں کھیل کھیل کے ذریعہ سکھانے کی طرف بھی توجہ کی گئی ہے۔۔ سننے اور بولنے کے علاوہ پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں کو سکھانے میں یہ کتاب کارآمد ثابت ہوگی۔

کتاب کو دورِ حاضر کی تعلیمی ضرورتوں کے پیشِ نظر ترتیب دیتے ہوئے قومی، سماجی اور اخلاقی اقدار کو ملحوظِ نظر رکھا گیا ہے۔ کتاب میں مقامی رنگ و آہنگ کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور آفاقی قدروں کی طرف بھی دھیان دیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب بچوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگی۔

میں اُن سب ماہرینِ تعلیم، اساتذہ اور دیگر حضرات کا ممنوں ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی قسم کا تعاون دیا اور اپنے زریں مشوروں سے ہمیں نوازا۔ میں خصوصی شکریہ کا حقدار بنیادی ایڈیشن کے مُولفین کو سمجھتا ہوں، جن کی وجہ سے یہ کتاب آج قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ ڈائریکٹر اکیڈیمکس ڈاکٹر سدھیر سنگھ اور اُن کی پوری ٹیم کا بے حد مشکور ہوں جن کی لگاتار کوششوں سے یہ کتاب منظرِ عام پر آئی اور وقتاً فوقتاً اس کی نوک پلک سنورتی رہی۔

ڈاکٹر عارف جان (ڈپٹی ڈائریکٹر اکیڈیمکس) اور شاکر شفیع (سینئر لیکچرر اردو) خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جو ۲۰۰۸ سے مسلسل ان کتابوں کی تیاری اور نظر ثانی میں پیش پیش رہے ہیں۔ کتاب کے معیار کو اعلیٰ سے اعلیٰ تر بنانے کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی تجاویز اور آراء کا احترام کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔ ہم آپ کی آراء اور تجاویز کے منتظر رہیں گے۔

پروفیسر پریکشت سنگھ منہاس
چیئرمین
بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

فیض　کرم　خالق　غلام

K5N6K9

حمد

اے دو جہاں کے والی
اے گلشنوں کے مالی
ہر چیز سے ہے ظاہر حکمت تری نرالی
تیرے ہی فیض سے ہے سر سبز ڈالی ڈالی
پتوں میں تیری سبزی پھولوں میں تیری لالی
سارا ہے کام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

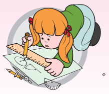

یہ خاک آگ پانی ہے تیری مہربانی
اونچے پہاڑ چپ ہیں دے کر تری نشانی
ہے دم قدم سے تیرے دریاؤں میں روانی
ہے فیض عام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

ہر شئے میں ہم نے دیکھا تیرے کرم کا سایا
جس جا بھی ہم نے ڈھونڈا تیرا نشان پایا
خالق ہے تو خدایا مالک ہے تو خدایا
ہر اک غلام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

(حفیظ جالندھری)

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے

والی : مالک
گلشن : باغ

حکمت : کاری گری، قدرت

نرالی : انوکھی، سب سے الگ

فیض : کرم، فائدہ، بخشش

دم قدم : ہستی، وجود

شے : چیز

کرم : مہربانی، رحم

جا : جگہ

خالق : پیدا کرنے والا

غلام : بندہ، ملازم، نوکر

۲۔ سوچیے اور بتائیے

☆ ''دو جہاں کے والی'' سے کیا مراد ہے؟

☆ اونچے پہاڑ چپ رہ کر کس بات کو ظاہر کرتے ہیں؟

☆ خدا ہر شے میں اور ہر جگہ موجود ہے، نظم کے کن شعروں میں یہ بات کہی گئی ہے؟

۳۔ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے ''ہم معنی'' (ایک جیسے معنی رکھنے والے) لفظ سبق میں تلاش کرکے لکھیے:

ہرا بھرا　　چیز　　انوکھا　　خاموش

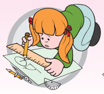

۴۔مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال:	روا	+	نی	=	روانی
	پا	+	نی	=	
	نشا	+	نی	=	
	جوا	+	نی	=	
	کہا	+	نی	=	
	نا	+	نی	=	

۵۔صحیح مصرعے جوڑ کر اشعار مکمل کریں

ہر اک غلام تیرا	تیرے کرم کا سایہ
ہے دم قدم سے تیرے	پیارا ہے نام تیرا
ہے فیض عام تیرا	دریاؤں میں روانی
ہر شے میں ہم نے دیکھا	پیارا ہے نام تیرا

۶۔جُملوں میں استعمال کیجیے

والی، مالی، ڈالی، نرالی

۷۔اس نظم کو زبانی یاد کیجیے

تندرست | جوان | گٹھا | ترکیب | توانا

L4W1F9

اِتّفاق

ایک شخص کے سات بیٹے تھے۔ایک سے بڑھ کر ایک جوان ،توانا اور صحت مند۔ یہ ساتوں بھائی آپس میں لڑتے ، جھگڑتے رہتے تھے ۔ وہ شخص اپنے بیٹوں کی لڑائی ، ڈانٹ ڈپٹ اور نا اتفاقی سے کافی پریشان تھا۔ بیٹوں کو بہت سمجھایا لیکن بے سود!

ایک دن باپ نے ساتوں بیٹوں کو ایک ایک لکڑی لانے کو کہا۔ سبھی بھائی ایک ایک لکڑی لے آئے ۔ باپ نے سبھی لکڑیوں کا ایک گٹھا بنا لیا۔ پھر بڑے بیٹے کو دیا اور کہا کہ اس گٹھے کو توڑ دو۔ اُس نے بھر پور طاقت لگا کر کوشش کی لیکن گٹھا توڑ نہ سکا۔ باپ نے یہی گٹھا باری باری ساتوں بیٹوں کو دیا لیکن اُن میں سے کوئی ایک بھی اس گٹھے کو نہ توڑ سکا۔ باپ نے گٹھا کھول کر ایک ایک لکڑی ایک ایک بیٹے کو دی اور بیٹوں نے آسانی کے ساتھ اپنی اپنی لکڑی کو توڑ ڈالا۔ یہ ترکیب بیٹوں کی سمجھ میں نہ آئی۔ وہ حیران ہونے لگے۔

باپ نے بیٹوں سے کہا: ’’ میرے بیٹو! حیران ہونے کی ضرورت نہیں ، جب یہ لکڑیاں ایک ساتھ بندھی ہوئی تھیں تو یہ مضبوط گٹھا توڑ ڈالنا کسی کی طاقت نہیں تھی اور یہ سات حصّوں میں بٹ گئیں تو آسانی کے ساتھ ٹوٹ گئیں۔ اسی طرح اگر آپ اِتفاق سے رہو گے تو کوئی بھی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

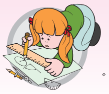

باپ کا یہ حکیمانہ جواب سُن کر بیٹوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ مِل جُل کر رہنے لگے۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے

توانا	:	طاقت ور
ڈانٹ ڈپٹ	:	پھٹکار
ترکیب	:	طریقہ
حکیمانہ	:	حکمت کے ساتھ/ دانائی کے ساتھ

۲. سوچیے اور بتائیے:

☆ بوڑھے باپ کے کتنے بیٹے تھے؟

☆ 'اتفاق کی طاقت' کو باپ نے کیسے اپنے بیٹوں کو سمجھایا؟

☆ بیٹے کس بات پر حیران ہو گئے؟

☆ اس کہانی سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

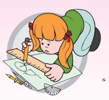

۳. نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے جملے بنائیے :

اتفاق　　　مضبوط　　　ترکیب　　　حکیمانہ

۴. دیے ہوئے الفاظ میں سے مناسب لفظ تلاش کر کے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

☆ کسی زمانے میں ....شخص کے ....بیٹے تھے

(سات،　ایک،　دو)

☆ اُن میں سے کوئی بھی اُس ....کوتوڑ نہ سکا

(گٹھے،　مکان،　پتھر)

☆ جب یہ گٹھا ....حصّوں میں بٹ گیا تو آسانی کے ساتھ ....گیا

(چھ،　سات،　جوڑ،　ٹوٹ)

۵. اسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرے

مثلاً احمد، سرینگر، کرسی، اقبال

تعداد کے لحاظ سے اسم کے دو اقسام ہیں

واحد　　　جمع

واحد: ایک اسم کو واحد کہتے ہیں، مثلاً کتاب، لڑکی، لکڑی

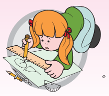

جمع : ایک سے زیادہ اسموں کو جمع کہتے ہیں، مثلاً کتابیں ، لڑکیاں ، لکڑیاں

اب نیچے دیے گئے الفاظ کے سامنے واحد کے مقابلے میں جمع اور جمع کے مقابلے میں واحد لکھیے

بیٹا بچے کاپی پنسلیں غلطی

٦. اتفاق کے موضوع پر پانچ جملے لکھیے، جیسے

١۔ اتفاق میں طاقت ہے

٢۔ ....

٣۔ ....

٤۔ ....

٥۔ ....

فرنیچر | بوسیدہ | آنکھ لگنا | آلودگی

Z7F2K2

درخت کی پکار

حامد چھٹی کے روز اپنے دوستوں کے ساتھ میچ کھیلنے کے لیے میدان میں پہنچا۔ سبھی ساتھی جمع ہوئے، کھیل شروع ہوا۔ حامد بھی کھیل میں مست ہو گیا۔ کھیل ختم ہوتے ہی سبھی دوستوں نے اپنے اپنے گھر کا رُخ کیا۔ حامد بھی تھکا ہارا گھر واپس جا رہا تھا، کہ راستے میں ایک خوب صورت سایہ دار درخت پر نظر پڑی۔ ذرا دیر آرام کرنے کے لیے وہ درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

اتنے میں حامد کی آنکھ لگ گئی ، اور اُس نے خواب دیکھا کہ درخت ڈرا ڈرا اور سہما سہما سا ہے۔

درخت: حامد! کیا آپ مرے دوست بنو گے؟

حامد: جی ہاں کیوں نہیں؟

درخت: تو پھر میری مدد کرو۔

حامد: مدد............! کیسی مدد؟

درخت: لوگ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ بڑی بے دردی سے کاٹتے ہیں ، دیکھو میں ابھی چھوٹا ہوں کچھ لوگ مجھے بھی کاٹنے پر تُلے ہیں۔

حامد: لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

درخت: کوئی آگ جلانے کے لیے ، کوئی فرنیچر بنانے کے لیے ، کوئی مکان تعمیر کرنے کے لیے ہمیں کاٹتا ہے۔

حامد: تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

درخت: لوگوں کو بتائیے کہ درخت بے دردی سے نہ کاٹیں ، جنگلوں کی حفاظت کریں۔

حامد: لوگوں کو جلانے کے لیے لکڑی چاہیے۔ فرنیچر کے لیے بھی لکڑی کی ضرورت ہے۔ مکانوں کی تعمیر کے لیے لکڑی درکار ہے۔ تو انسان کیا کرے لکڑی کہاں سے لائے؟

درخت: ان کاموں کے لیے بڑے ، سوکھے ، بوسیدہ اور زمین پر گرے ہوئے درختوں

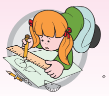

کا استعمال کیا جا سکتا ہے نہ کہ مجھ جیسے چھوٹے درخت کا ......!

حامد: یہ بات تو صحیح ہے لیکن ....

درخت: (حامد کی بات کاٹتے ہوئے) سنو حامد۔ درخت کاٹنے سے انسان اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔تم جانتے ہو! کہ جہاں درخت زیادہ ہوں وہاں اچھی خاصی بارش ہوتی ہے، ہوا صاف رہتی ہے اور درخت ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں۔ اب دیکھو بارش نہیں ہوگی تو کھیتوں میں فصل نہیں اُگے گی ۔فصل نہیں اُگے گی تو انسان کو کھانے کے لیے کچھ نہیں ملے گا۔ذرا سوچو! کتنی پریشانی ہوگی ۔ایسا ہوا تو انسان کہاں جی پائے گا۔

حامد: تمہاری بات صحیح ہے۔ ماسٹر جی نے یہ باتیں کلاس میں بتائی تھیں۔

درخت: (حامد سے انتہائی خوش ہوتے ہوئے) کیا اب ہم دوست ہیں؟

حامد: ہاں اب ہم پکے دوست ہیں۔(اتنے میں حامد جاگ جاتا ہے)

(اسی دوران اسے دور سے ایک شخص ہاتھ میں کلہاڑی لے کر آتا ہوا دِکھ رہا ہے۔درخت ڈر کے مارے کانپنے لگا اور حامد سے کہنے لگا)

درخت: حامد! اب کیا ہوگا؟ وہ اپنے دائیں بائیں دیکھ کر ایک دم درخت سے لپٹ جاتا ہے اور چلّا چلّا کر کہتا ہے۔

حامد: مرے دوست اب تمہیں کوئی نہیں کاٹے گا، ہاں! اگر کوئی کاٹنے کی کوشش کرے گا تو میں اسے یہ کہوں گا " اگر تمھیں اس درخت کو کاٹنا ہے تو تمھیں پہلے مجھے کاٹنا ہوگا"۔

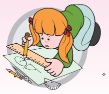

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے

آنکھ لگنا	:	سو جانا
فرنیچر	:	لکڑی کا سامان۔ جس میں میز، کرسی اور چارپائی وغیرہ شامل ہیں
درکار	:	ضرورت
بوسیدہ	:	پرانا۔ کمزور۔ سڑا ہوا
آلودگی	:	گندگی
انتہائی	:	بہت زیادہ۔ آخری درجے تک
دوران	:	عرصہ
ایک دم	:	فوراً۔ اچانک۔ یکا یک
چلّا چلّا کر	:	بہت اونچی آواز میں بولتے ہوئے

۲۔ سوچیے اور بتائیے

☆ درخت نے حامد سے کیا کہا ؟

☆ حامد نے کس طرح درخت کی مدد کی ؟

☆ درختوں کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

☆ حامد درخت کے ساتھ کیوں لپٹا ؟

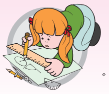

۳۔ مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال	دائیں	+	بائیں	=	دائیں بائیں
	آگے	+	پیچھے	=	
	اُوپر	+	نیچے	=	
	سیدھے	+	سادھے	=	
	نیلے	+	پیلے	=	

۴۔ نوٹ بُک پر لکھیے

جہاں درخت زیادہ ہوں وہاں اچھی خاصی بارش ہوتی ہے ۔ہوا صاف رہتی ہے ۔ ماحول آلودہ نہیں ہوتا۔ بارش ہوگی تو زمین میں فصل اُگے گی ۔فصل اُگے گی تو کھانا ملے گا۔

۵۔مثال دیکھ کر ہر لفظ کا متضاد لکھیے

مثال	زیادہ	کم
	نقصان	
	زمین	
	خوش	
	صحیح	

٦۔ کالم ’’الف ، ب اور ج‘‘ میں درج الفاظ اور جملوں کو ملا کر صحیح جملے بنائیے

الف	ب	ج
درختوں	سے	لکڑی حاصل ہوتی ہے
		مویشیوں کے لیے چارہ حاصل ہوتا ہے
		میوے حاصل ہوتے ہیں

۷۔ ’’جنگلات کے فائدے‘‘ عنوان کے تحت دس جُملے لکھیے

عملی کام :

صفت وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی خصوصیت ظاہر کرے مثلاً: بڑا لڑکا ، ذہین عورت ، کمزور گھوڑا وغیرہ۔ ان مثالوں میں ، بڑا ، ذہین اور کمزور صفت الفاظ ہیں۔ اپنے استاد کی مدد سے مزید دس صفت الفاظ لکھیے ۔

خلیفہ | رعایا | خبرگیری | گشت | دل بھرآنا | بیوہ

Z9I4Y8

سچّا انصاف

حضرت عمرؓ مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ آپ اپنے فرائض سے خوب واقف تھے۔ دن میں تو آپ اپنے فرائض کی ادائیگی میں لگے ہی رہتے تھے، رات میں بھی بہت کم آرام فرماتے اور زیادہ تر رعایا کی خبرگیری کے لیے گشت لگایا کرتے تھے۔ ایک رات جب آپؓ گشت لگا رہے تھے تو اچانک ایک جھونپڑی پر نظر پڑی۔ دیکھا ایک عورت چوٗلھا جلائے بیٹھی ہے۔

اُس کے بچّے رو رہے ہیں۔عورت اُنہیں بہلا رہی ہے،مگر وہ کسی طرح خاموش نہیں ہوتے۔بچّوں کو روتا بلکتا دیکھ کر حضرت عمرؓ کا دل بھر آیا۔آپ قریب گئے۔دیر تک دیکھتے رہے مگر آپ کی سمجھ میں نہ آیا کہ ماجرا کیا ہے۔آخر عورت کے پاس جا کر بچوں کے رونے کا سبب پوچھا۔اُس نے بتایا کہ بچے بھوک کے مارے بِلک رہے ہیں۔

’’آپ انہیں کھانا کیوں نہیں دیتیں‘‘؟ حضرت عمرؓ نے پوچھا: ’’میں اتنی دیر سے کھڑا دیکھ رہا ہوں، چولھے پر ہانڈی چڑھی ہے، آخر یہ کب تیار ہوگی؟‘‘

’’ہانڈی میں کچھ نہیں ہے‘‘۔عورت نے جواب دیا۔’’بچوں کو بہلانے کے لیے صرف پانی چڑھا دیا ہے، چاہتی ہوں کہ کس طرح انہیں نیند آجائے اور یہ سوجائیں‘‘۔

حضرت عمرؓ نے دیکھا تو واقعی ہانڈی میں صرف پانی اور کچھ کنکریاں تھیں۔اس عورت کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، بچّے بھوک سے بے حال ہو رہے تھے۔اُن کی تسلی کے لیے عورت نے چولھا جلا کر ہانڈی میں پانی اور کنکریاں ڈال دی تھیں تا کہ بچّے یہ سمجھیں کہ کھانا پک رہا ہے،عورت بیوہ تھی ، بچے یتیم تھے،گھر میں کمانے والا کوئی نہ تھا۔

بیت المال سے بھی کوئی وظیفہ مقرر نہیں ہوا تھا۔

آپ نے درد بھرے لہجے میں کہا:

''مائی''! خلیفہ کو تم نے اطلاع کیوں نہ دی؟''

عورت نے جواب دیا۔''میرے اور عمرؓ کے درمیان اللہ فیصلہ کرے گا۔ میں اُن سے کیوں کہوں گی ، اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کی خبر گیری کریں اگر وہ اپنا فرض پورا نہیں کر سکتے تو اُن کو خلیفہ بننے کا کیا حق ہے؟''

حضرت عمرؓ پریشان ہو گئے۔ یہ سُن کر وہ فوراً بیتُ المال پہنچے۔آٹا، گھی اور کھجوریں لیں۔ پیٹھ پر لاد کر چلنے لگے تو آپ کے غلام نے کہا۔

''امیر المومنینؓ! آپ کیوں تکلیف کر رہے ہیں۔ لائیے میں پہنچا دوں''۔

حضرت عمرؓ نے کہا ''نہیں! جب قیامت میں تم میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو آج میں تم سے اپنا بوجھ کیوں اُٹھواؤں''۔

یہ کہہ کر آپ سارا سامان خود لے کر اُس عورت کے پاس پہنچے۔خود بیٹھ کر چولھا پھونکا۔ کھانا تیار کر کے بچوں کو پیٹ بھر کھلایا۔ بچے ہنسی خوشی سو گئے۔

چلتے وقت عورت نے کہا:

’’اے رحم دل اِنسان‘‘ خلیفہ بننے کے لائق تو تم ہو، نہ کہ عمرؓ۔

حضرت عمرؓ بولے ’’مائی معاف کرنا۔ عمرؓ میں ہی ہوں۔ مجھ سے واقعی کوتاہی ہوئی ہے کہ اب تک آپ کی خبر نہ پوچھی‘‘۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے بیت المال سے عورت اور بچوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

خلیفہ	:	اسلامی حکمران
واقف	:	جاننے والا
رِعایا	:	عوام
خبر گیری	:	نگرانی، دیکھ بھال
گشت	:	گھومنا
دِل بھر آنا	:	دُکھی ہونا، رنجیدہ ہونا
ماجرا	:	حالت، واقعہ۔ کہانی

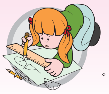

سبب : وجہ

بھوک کے مارے بِلکنا : بھوک سے تڑپنا

بیوہ : وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو

یتیم : جس کا باپ مر گیا ہو

بیتُ المال : سرکاری خزانہ، وہ خزانہ جس میں مسلمان اپنے صدقات وغیرہ جمع کرتے ہیں

امیر المومنین : مسلمانوں کا سردار، خلیفہ، مسلمانوں کا حکمران

۲. سوچیے اور بتائیے

☆ حضرت عمرؓ رات میں گشت کیوں لگایا کرتے تھے؟

☆ ایک رات گشت لگاتے ہوئے حضرت عمرؓ نے کیا دیکھا؟

☆ حضرت عمرؓ نے بیوہ سے کیا پوچھا؟

☆ بیوہ نے حضرت عمرؓ کو کیا جواب دیا؟

☆ حضرت عمرؓ نے بیوہ کی کس طرح مدد کی؟

۳. نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہیں بھریے

درمیان بوجھ بِلک خلیفہ کنکریاں

☆ حضرت عمرؓ مسلمانوں کے .... تھے۔

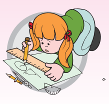

☆ میرے اور عمرؓ کے.......................اللہ فیصلہ کرے گا۔

☆ بچّے بھوک کے مارے.......................رہے تھے۔

☆ ہانڈی میں صرف پانی اور............................تھیں۔

☆ جب قیامت میں تم میرا...........نہیں اٹھا سکتے تو پھر آج میں تم سے اپنا بوجھ کیوں اٹھواؤں۔

۴. ان لفظوں سے جملے بنائیے:

فرض   محنت   رِعایا   تسلّی   فیصلہ

۵. نوٹ بک پر لکھیے

ایک عورت تھی۔ اُس کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ اس کے بچے بھوکے تھے۔ وہاں سے حضرت عمرؓ کا گُذر ہوا۔ انہوں نے بھوکے بچوں کا حال دیکھا۔ بیت المال سے کھانے کا سامان لے آئے۔ خود کھانا تیار کیا اور بھوکے بچوں کو کھلایا۔

۶. جنس کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

۱) **مذکر**: نر اسم کو مذکر کہتے ہیں۔ مثلاً مرد، باپ، چچا، ماموں۔

۲) **مونث**: مادہ اسم کو مونث کہتے ہیں۔ مثلاً عورت، ماں، چاچی، ممانی۔

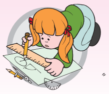

خط کشیدہ اسموں پر غور کیجئے

☆ میرا خالو ڈاکٹر ہے۔ ☆ میری خالہ نرس ہے۔

☆ امجد ماسٹر جی کا بیٹا ہے۔ ☆ سائمہ، ماسٹر جی کی بیٹی ہے۔

☆ وہ عورت میری چاچی ہے۔ ☆ وہ مرد میرا چاچا ہے۔

۷. خالی جگہوں کو پُر کیجیے

مذکر	مونث		مذکر	مونث
مُرغا	....		نواسا	....
لڑکا	....		باپ	ماں
دادا	دادی		بھائی	....
نانا	....		مرد	....
چاچا	....		خالو	....

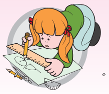

۸۔ مثال دیکھ کر خالی جگہیں پُر کیجئے

(دادی، نانی، پھوپھی ، خالہ، ماموں، نانا)

مثال: باپ کے بھائی کو چاچا کہتے ہیں۔

☆ باپ کی بہن کو............کہتے ہیں۔
☆ ماں کی بہن کو............کہتے ہیں۔
☆ ماں کے بھائی کو..............کہتے ہیں۔
☆ ماں کے باپ کو..............کہتے ہیں۔
☆ ماں کی ماں کو..............کہتے ہیں۔
☆ باپ کی ماں کو............کہتے ہیں۔

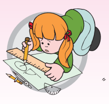

اعادہ، سبق ۱،۲،۳:۴

نوٹ: اساتذہ بچوں سے یہ مشق کرائیں، ساتھ ہی آموزشی ماحصل کو ذہن میں رکھتے ہوئے انہیں مختلف قسم کے مکالموں، گفتگو اور تقاریر کے لیے تیار کریں

I. سوچیے اور بتایئے

(الف) ''دو جہاں کے والی'' سے کیا مراد ہے؟

(ب) ''اتفاق'' کہانی سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

(ج) حامد نے کس طرح درخت کی مدد کی؟

(د) حضرت عمرؓ نے بیوہ کی کس طرح مدد کی؟

II. درج ذیل اقتباس کو پڑھ کر اسم، فعل اور حرف الگ الگ لکھیے:

باپ نے بیٹوں سے کہا: ''میرے بیٹو! حیران ہونے کی ضرورت نہیں، جب لکڑیاں ایک ساتھ بندھی ہوئی تھیں تو یہ مضبوط گٹھا توڑ ڈالنا کسی کی طاقت نہیں تھی اور جب یہ سات حصوں میں بٹ گئیں تو آسانی کے ساتھ ٹوٹ گئیں۔

III. کسی ایک موضوع پر پچاس الفاظ لکھیے:

۱) جنگلات کے فائدے

۲) اتفاق میں طاقت ہے

روک ٹوک | امرت | دُشوار | صدمہ | ذلت

کہنا بڑوں کا مانو

S3Z3X5

ماں باپ اور اُستاد سب ہیں خدا کی رحمت
ہے روک ٹوک ان کی حق میں تمہارے نعمت
کڑوی نصیحتوں میں ان کی بھرا ہے اَمرت
چاہو اگر بڑائی ، کہنا بڑوں کا مانو

ماں باپ کا عزیزو، مانا نہ جس نے کہنا
دشوار ہے جہاں میں عزت سے اُس کا رہنا
ڈر ہے پڑے نہ صدمہ ذلت کا اس کو سہنا
چاہو اگر بڑائی کہنا بڑوں کا مانو

تم کو نہیں خبر کچھ اپنے بُرے بھلے کی
جتنی ہے عمر چھوٹی، اُتنی ہے عقل چھوٹی
ہے بہتری اُسی میں جو ہے بڑوں کی مرضی
چاہو اگر بڑائی کہنا بڑوں کا مانو

(الطاف حسین حالؔی)

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

روک ٹوک	:	منع کرنا، باز رکھنا
اَمرت	:	آبِ حیات
عزیز	:	پیارا
دُشوار	:	مشکل، کٹھن
صدمہ	:	دُکھ
ذلت	:	رسوائی، بدنامی
سہنا	:	برداشت کرنا
بہتری	:	بھلائی

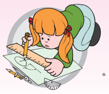

۲۔ سوچیے اور بتائیے:

☆ شاعر نے خدا کی رحمت کسے بتایا ہے؟

☆ ماں باپ کی کڑوی نصیحتیں ہمارے لیے کیا اثر رکھتی ہیں؟

☆ ماں باپ کا کہنا نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

۳. عبارت پڑھ کر دیے گئے سوال کا جواب لکھیے

’’ہمیں اپنے بڑوں کی مرضی پر عمل کرنا چاہیے ۔ جو کچھ وہ کہیں، ہم وہی کریں۔ ہمارا فائدہ اسی میں ہے‘‘۔

شاعر نے یہ بات بہت عمدہ طریقے سے ایک بند میں کہہ دی ہے وہ بند لکھیے ۔

۴۔ مثال دیکھ کر کالم ’’الف‘‘ اور کالم ’’ب‘‘ میں دیے گئے الفاظ اور اُن کے معانی ملائیے:

	الف	ب
مثال	صدمہ	دُکھ
	ذِلّت	مُشکل
	بہتری	پیارا
	دشوار	بدنامی
	روک ٹوک	بھلائی
	عزیز	منع کرنا

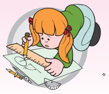

۵۔نوٹ بک میں لکھیے

ماں باپ اور اُستاد خدا کی رحمت ہیں۔
اُن کی کڑوی نصیحتوں میں امرت بھرا ہوتا ہے۔
بڑوں کا کہنا ماننا چاہیے۔ جو بڑوں کا کہنا نہیں مانتا وہ عزت نہیں پاتا۔

٦. دیے گئے واحد اسموں کے مقابلے میں جمع اور جمع اسموں کے مقابلے میں واحد لکھیے

مثال: رات : راتیں

بات		لاتیں	
دواتیں		سڑک	
لکیر		زمین	
چال		دلائل	

۷. ”کہنا بڑوں کا مانو“ نظم کو اپنی نوٹ بک میں صاف اور خوش خط لکھیے۔

نا پید | کنواں | پیٹرول | موم بتیاں | سیّال

مٹی کا تیل

بچو!

میں مٹی کا تیل ہوں ۔آج میں آپ کو اپنی کہانی سُناؤں گا ۔غور سے سُنیے گا ۔ جب انسان کو پتہ چلا کہ میں زمین کی گہرائی میں چھُپا ہوں تو مشینوں کی مدد سے اُس نے مجھے اوپر کھینچا۔جس جگہ میں زمین کے اندر سے نکالا جاتا ہوں ،اُسے ''مٹی کے تیل کا کُنواں'' یا ''چشمہ'' کہا جاتا ہے۔چشمے سے نکالتے وقت میری صورت سیاہ گاڑھے مادّے کی ہوتی ہے۔ پھر مجھے صفائی کے مرحلے سے گذرنا پڑتا ہے ۔ صفائی گھروں تک مجھے بڑی بڑی پائپوں کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے ۔

F5A6U3

صفائی گھروں میں مجھے اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے۔ میرا رنگ خوب نکھر جاتا ہے پھر میں پیٹرول کہلاتا ہوں جس سے تیز رفتار گاڑیاں ، کارخانے اور جہاز چلتے ہیں ۔

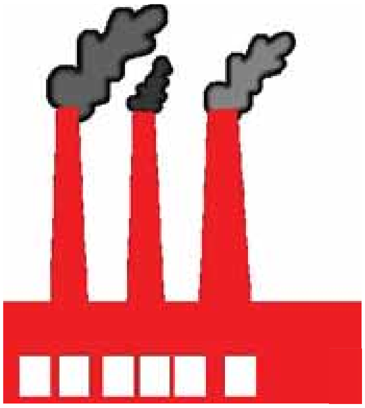

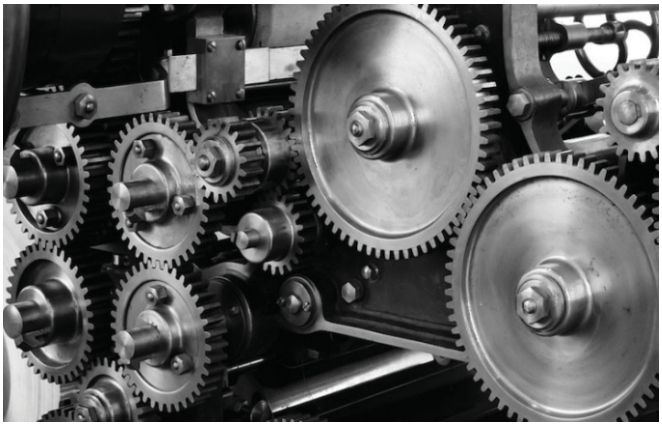

جب پوری طرح میری صفائی نہیں ہو پاتی تو مجھے لوگ مٹی کا تیل ہی کہتے ہیں۔

تیل نکالے جانے کے بعد میرا جو مواد باقی رہ جاتا ہے وہ کافی گاڑھا ہوتا ہے، میری اُس شکل کو "گریس" کہا جاتا ہے۔ گریس مشینوں کے کل پُرزوں کو چکنا رکھنے کے کام آتا ہے۔ اس کے بعد بھی جو مواد باقی رہتا ہے اُسے تارکول کہتے ہیں۔ آپ جن صاف ستھری اور پختہ سڑکوں پر پیدل چلتے ہیں یا گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں اُن پر تارکول بچھا ہوتا ہے۔ تارکول کو ریت اور باجری (بجری) کے ساتھ ملا کر سڑکوں کی تعمیر کے کام میں لایا جاتا ہے۔

یوں تو میرے وجود کا کوئی بھی حصّہ بے کار نہیں ہوتا ۔ لیمپ اور لالٹین سے جل کر اندھیرے گھر کو روشن کرتا ہوں ۔ اسٹوو بھی میرے دم سے جلتا ہے ۔ میرے بچے کھچے میل سے موم بتیاں بنائی جاتی ہیں ۔ اِنہی بے شمار فائدوں کی وجہ سے مجھے ''سیّال سونا'' بھی کہا جاتا ہے ۔

۱.   پڑھیے اور سمجھیے :

گہرائی	:	سب سے نیچی جگہ
کنواں	:	چشمہ
گاڑھا	:	موٹا
نکھر جانا	:	چمکنا
ناپید	:	نابود۔ غائب
گریس	:	تیل کی ایک قسم جو مشینوں کے پُرزوں کو چکنا رکھنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے
تارکول	:	تیل کی موٹی تہہ جو سڑکوں پر بچھائی جاتی ہے
سیّال	:	بہتی ہوئی چیز

۲.   سوچیے اور بتایئے :

☆ مٹی کا تیل کہاں پایا جاتا ہے؟

☆ مٹی کے تیل کو زمین سے کیسے باہر نکالا جاتا ہے؟

☆ پیٹرول کس طرح تیار کیا جاتا ہے؟

☆ مٹی کے تیل کو ''سیّال سونا'' کیوں کہا جاتا ہے؟

☆ مٹی کے تیل کا بچا ہوا گاڑھا مواد کس کام آتا ہے؟

۳. درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

صفائی مواد پیدل پیٹرول تارکول

۴. کالم 'الف' کو کالم 'ب' کے ساتھ اس طرح ملائیے کہ معنی واضح ہوں:

الف	ب
مٹی کا تیل	تیل سے جلتی ہیں
تارکول	سے گاڑیاں چلتی ہیں
پیٹرول	سڑک پر بچھایا جاتا ہے
اِسٹوو	زمین سے نکالا جاتا ہے

۵۔ مٹی کے تیل کے پانچ فائدے لکھیے

۶. فعل متعلق وہ کلمہ ہے جو کسی فعل کی حالت ظاہر کرے، مثلاً

رشید آہستہ چلتا ہے سونی تیز بھاگتی ہے

ان مثالوں میں آہستہ اور تیز فعل متعلق ہیں

مزید پانچ مثالیں دیجیے

ریشی | اجداد | ریاضت | عوام الناس | اُنس

F2X8E9

شیخ العالم رحمۃ اللہ علیہ

شیخ العالمؒ کا اصلی نام نور الدین تھا۔لوگ انھیں نندہ ریشی،نور الدین ولی ،علمدار کشمیر اور شیخ العالمؒ کے ناموں سے پکارتے ہیں۔آپ کے آباء واجداد کشتواڑ کے راجا تھے جو بعد میں کشمیر چلے آئے۔ یہاں شیخ سالار الدین کا نکاح سدرہ نام کی ایک پاکباز خاتون سے ہوا۔ یہ خاتون ''سدرہ موج'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ اسی نیک بخت جوڑے کے یہاں علمدار کشمیرؒ نے جنم لیا،جس نے پوری عالم انسانیت کو اُخوت، بھائی چارے اور انسان دوستی کا پیغام دیا ہے۔

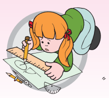

شیخ العالمؒ نے ۱۳۷۷ء میں جنم لیا۔ اس وقت آپ کے والدین ضلع کولگام کے ایک گاؤں کیموہ میں رہتے تھے۔ شیخ العالمؒ نے پیدا ہونے کے بعد اپنی ماں سدرہ موج کا دودھ نہیں پیا۔ اِس زمانے کی خدا دوست لل دید کا اِدھر سے گذر ہوا۔ انہوں نے شیخ العالمؒ کو گود میں لے کر کہا ’ چھِے مالہِ چھِے زہنہ یِیلہِ نہٕ منڈ چھوکھ چہنہٕ کیاز ِ چھُکھ منڈ چھان‘‘ یعنی دودھ پی لو جب تم جنم لینے سے نہیں شرمائے تو دودھ پینے سے کیوں شرماتے ہو‘۔ کہتے ہیں کہ ننھے شیخ نے یہ سُن کر دودھ پی لیا۔

شیخ نورالدینؒ بچپن سے ہی عبادت و ریاضت کی طرف مائل تھے۔ آپ کی شادی ڈاڈسرہ ترال میں اکبر دین کی بیٹی زے دید کے ساتھ ہوئی۔ آپ کے ہاں دو بچے بابا حیدر اور زون دید تولد ہوئے، لیکن دونوں چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے۔

شیخ العالمؒ نے خوب عبادت کی، آپ نے انسان دوستی، خدا پرستی، مساوات، ہمدردی اور اُنس و خیر خواہی کا درس دیا۔ مذہبی روا داری، اتحاد اور بھائی چارا آپ کی تعلیمات میں شامل ہے۔ آپ نے عمر بھر اپنے اشعار کے ذریعہ دین کی تبلیغ۔ لوگوں کو اخلاقیات کی تعلیم دی اور عوام الناس کو دینداری سکھائی۔ آپ کے اشعار کو شُرکی کہا جاتا ہے، بالآخر آپ ۶۳ سال کی عمر پا کر رحمتِ حق ہوئے۔ آپ ضلع بڈگام کے مشہور قصبہ چرارشریف میں دفن ہوئے۔

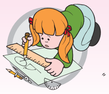

۱. پڑھیے اور سمجھیے :

اجداد	:	جد کی جمع ، مراد باپ دادا
چشم و چراغ	:	بیٹا
پاکباز	:	نیک سیرت
ریاضت	:	عبادت
مساوات	:	برابری
اُنس	:	محبت
رحمتِ حق ہونا	:	وفات پانا ۔فوت ہونا ۔ مر جانا

۲. سوچیے ، بتایئے اور لکھیے

☆ شیخ نورالدینؒ کن القاب سے جانے جاتے ہیں؟

☆ شیخ العالمؒ کی پیدائش کہاں ہوئی ؟

☆ شیخ العالمؒ کی شادی کہاں اور کس کے ساتھ ہوئی ؟

☆ شیخ نورالدینؒ کے دو بچوں کے نام لکھیے

☆ شیخ العالمؒ کے کلام کو کیا کہتے ہیں؟

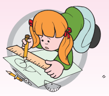

۳. خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے پُر کریں:

لوگ انھیں .... کے نام سے بھی پکارتے ہیں

(نندریشی، ریشی)

شیخ العالمؒ .... میں پیدا ہوئے

(۱۳۷۸ء/ ۱۳۷۷ء)

آپ کے اشعار کو................ کہا جاتا ہے

(شُرکی واکھ)

آپ............... سال کی عمر میں وفات پا گئے

(۷۳/ ٦۳)

آپ کے آباء واجداد .... کے راجا تھے

(ڈوڈہ/ کشتواڑ)

۴. نوٹ بک پر لکھیے:

جمع	واحد	جمع	واحد
اجداد	جد	آباء	اب
اولیاء	ولی	اشعار	شعر
عبادات	عبادت	القاب	لقب

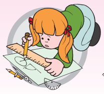

۵. اسم عام یا اسم نکرہ سے مراد عام شخص، عام جگہ یا عام چیز ہوتا ہے
مثلاً: لڑکا ، گاؤں ،سیب ۔

اسم خاص یا اسم معرفہ کی تعریف کیجیے۔

٦.   نیچے دیے گئے الفاظ کی ضد لکھیے :

مثلاً	رات	دن
	اصلی	
	نیک	
	نامور	
	اچھا	
	خیر خواہی	

۷.   خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے: الفاظ آخر پر دیے ہوئے ہیں

شیخ نور الدینؒ .... سے ہی عبادت و .... کی طرف .... تھے ۔

آپ کی .... ڈاڈسرہ .... میں اکبر دین کی........... زے دید کے ساتھ ہوئی ۔

شادی ، بچپن ، ریاضت ، مائل ، بیٹی ، ترال

سرگرم | وکالت | سیتہ گرہ | لیڈر | دستکاری

گاندھی جی

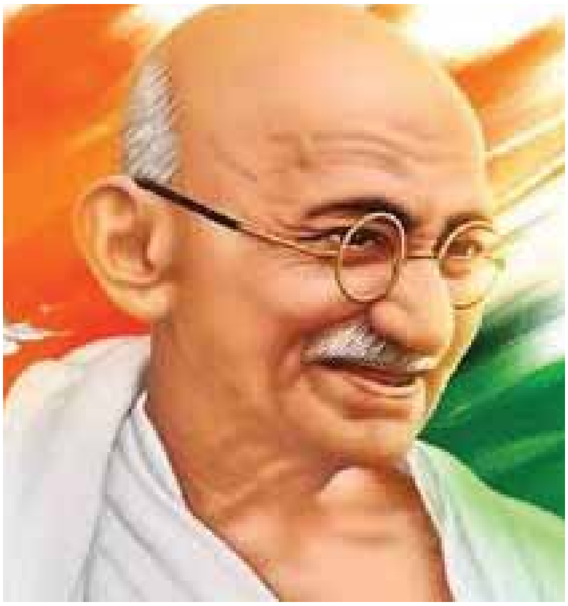

گاندھی جی کا اصلی نام موہن داس تھا۔ والد کا نام کرم چند تھا، اس لیے ان کا نام موہن داس کرم چند گاندھی پڑا۔ آپ ۲/ اکتوبر ۱۸۶۹ء میں گجرات کے گاؤں پور بندر میں پیدا ہوئے۔ لوگ آپ کو مہاتما گاندھی اور باپو کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔

گاندھی جی نے ابتدائی تعلیم پور بندر میں ہی حاصل کی۔ بعد میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلستان چلے گئے۔ وہاں بیرسٹری پاس کی اور پھر واپس لوٹ کر یہاں وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ لیکن کچھ مدت کے بعد گاندھی جی جنوبی افریقہ گئے جہاں وہ ناانصافی اور ظلم کے خلاف ستیہ گرہ نامی پُر امن تحریک چلانے میں مصروف ہوئے۔ اس دوران انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ انسان دوستی کی اسی جدوجہد کے لیے وہ مشہور ہوئے۔

جنوبی افریقہ سے واپسی پر گاندھی جی ہندوستان کی سیاست میں سرگرم ہوئے۔ انہوں نے انگریزوں کے خلاف آزادی کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۴۲ء میں ''ہندوستان چھوڑ دو'' تحریک شروع کی۔ عوام نے آزادی کے نعرے میں اُن کے ساتھ آواز ملا دی۔ بالآخر ۱۹۴۷ء میں ہندوستان آزاد ہوا۔

گاندھی جی نے سادہ زندگی بسر کی۔ وہ بہت بڑے انسان دوست لیڈر تھے۔ وہ فرقہ پرستی کے ناسور کے خلاف تھے۔ ہندو مسلم سکھ عیسائی آپس میں ہیں بھائی بھائی اُن کی خاص تعلیم تھی۔ انہوں نے رواداری اور بھائی چارے کو قائم رکھنا سکھایا۔ گاندھی جی رنگ ونسل، ذات پات اور بھید بھاؤ کے سخت مخالف تھے۔ اُن کا ماننا تھا کہ اگر گاؤں خوش حال ہوں گے تو ملک بھی خوش حال ہوگا۔ اسی لیے انہوں نے گاؤں اور ملک کی ترقی کے لیے گھریلو دستکاریوں پر زور دیا۔ چرخے کو انہوں نے بڑا رواج دیا۔ وہ خود بھی چرخے پر سوت کاتتے تھے۔

۳۰ رجنوری ۱۹۴۸ء میں نتھو رام گوڑسے نے گاندھی جی کو اُس وقت گولی ماردی جب وہ عبادت کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ اِس طرح ہمارا ملک ایک بڑے رہنما سے محروم ہوگیا۔

۱. پڑھیے سمجھیے :

سرگرم	:	پُر جوش
جدو جہد	:	کوشش
فرقہ پرستی	:	تنگ نظری ،تعصب
روا داری	:	محبت ،میل جول
بھائی چارا	:	دوستی
بھید بھاؤ	:	فرق
دستکاری	:	ہاتھ سے چیزیں بنانا
محروم ہونا	:	کھو دینا

۲. سوچیے اور بتائیے

i) گاندھی جی نے جنوبی افریقہ میں کس چیز کے خلاف آواز اُٹھائی ؟

ii) ستیہ گرہ کی تحریک کہاں سے شروع ہوئی ؟

iii) ۱۹۴۲ء میں گاندھی جی نے کون سی تحریک شروع کی ؟

iv) گاندھی جی نے گھریلو دستکاری پر کیوں زور دیا ؟

v) گاندھی جی کو لوگ اور کس نام سے یاد کرتے ہیں ؟

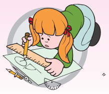

۳. مثال دیکھ کر ہر ایک لفظ کا متضاد لکھیے :

مثال :	گورا	کالا
	سچا	
	محبت	
	مشکل	
	دشمن	

۴. جملے بنائیے :

عقیدت   تشدّد   جدو جہد   رہنما

۵. 'ا' میں دیے گئے ادھورے جملوں کو 'ب' میں دیے گئے ادھورے جملوں سے ملا کر جملے مکمل کیجیے :

الف	ب
☆ گاندھی جی نے تحریک آزادی میں	تو ملک بھی خوش حال ہوگا
☆ ۱۹۴۲ء میں گاندھی جی نے	بھائی بھائی ہو
☆ وہ چاہتے تھے کہ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی	ایک نئی روح پھونک دی
☆ گاؤں خوش حال ہوں گے	ہندوستان چھوڑ دو تحریک شروع کی

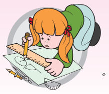

۶۔ نیچے دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

گُمپا　　مندر　　گردوارہ　　مسجد　　گرجا

مثال: مسلمانوں کی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں

ہندوؤں کی عبادت گاہ کو__________ کہتے ہیں

عیسائیوں کی عبادت گاہ کو__________ کہتے ہیں

بودھوں کی عبادت گاہ کو____________ کہتے ہیں

سکھوں کی عبادت گاہ کو____________ کہتے ہیں

۷۔ گھریلو کام

اُستاد بچوں سے ''ہندو مسلم سکھ اتحاد'' کے موضوع پر پانچ پانچ جملے گھر سے لکھ کر لانے کی ہدایت کرے۔

۸۔

خطاب، لقب، کنیت، تخلص اور عرف اسم علم کے اقسام ہیں۔ سبق پڑھ کر اس میں سے ایسے الفاظ نوٹ کریں جو اسم علم کے اقسام کے لیے مناسب ہوں۔

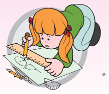

اعادہ، سبق: ۵، ۶، ۷، ۸

نوٹ : استاد بچوں سے مکالمہ کروانے کے علاوہ مختلف موضوعات یا رونما ہونے والے واقعات کے متعلق دس دس ، جملے لکھوائیں

I. کیا آپ کو معلوم ہے:

☆ ماں باپ کا کہنا نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

☆ شیخ العالمؒ کے کلام کو کیا کہتے ہیں؟

☆ گاندھی جی نے گھریلو دستکاری پر کیوں زور دیا؟

II. کالم 'الف' کو کالم 'ب' کے ساتھ ملا کر بامعنی جملے بنائیے:

الف	ب
مٹی کا تیل	سڑک پر بچھایا جاتا ہے
گاؤں خوش حال ہوں گے	ایک نئی روح پھونک دی
تارکول	تو ملک بھی خوش حال ہوگا
گاندھی جی نے تحریک آزادی میں	زمین سے نکالا جاتا ہے

III. درج ذیل میں سے کسی ایک کے پانچ فائدے لکھیے:

مٹی کا تیل ۔ بھائی چارا۔ جنگلات

پیدل | آمد و رفت | چوراہا | خط | مطلب

Q8E4R9

راستہ چلنے کے قاعدے

بچو!

آیئے آج ہم سڑک پر آمد و رفت کے کچھ قاعدے سیکھیں گے۔ اُستاد کی زبانی یہ سُن کر سبھی بچّے چُپ چاپ کان دھر کر سننے لگے۔ اُستاد نے نرم اور شیرین لہجے میں یوں کہنا شروع کیا:

دوستو! سڑکوں پر عام طور پر پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت زیادہ ہوتی

ہے۔اس لیے حادثوں کا زیادہ اِمکان ہوتا ہے۔ اِن حادثات اور اُن کے نقصانات سے بچنے کی خاطر کچھ قاعدے مقرر ہیں، جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم گاڑی چلا رہے ہیں تو بھیڑ کا خیال رکھ کر گاڑی کو آہستہ چلانا ہوگا۔ ہم گاڑی چلاتے ہوں یا پیدل چل رہے ہوں، ہمیشہ بائیں جانب رہ کر چلیں۔ سڑک پار کرنی ہو یا چوراہے پر مُڑنا ہو تو دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ کر مُڑیں۔ چوراہوں پر تعینات ٹریفک پولیس کی ہدایات کی پابندی کریں۔

چوراہوں پر جو سگنل لگے ہوتے ہیں اِن میں لال رنگ چلتی ہوئی گاڑیوں کو رُکنے، پیلا رنگ ٹھہری ہوئی گاڑیوں کے لیے تیار رہنے اور ہرا رنگ دوبارہ چلنے کا اشارہ ہے۔

کہیں کہیں سڑک پر سیاہ اور سفید خط کھینچے ہوئے ہوتے ہیں۔ اِسے زیبرا کراسنگ کہتے ہیں۔ اس جگہ پر پیدل چلنے والوں کا سڑک پار کرنا مناسب ہے، لیکن سڑک پار کرتے ہوئے دائیں بائیں دیکھنا ضروری ہے۔ ایک ہی سڑک ہونے کی صورت میں سڑک کے بیچوں بیچ سفید لکیر کھینچی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بائیں طرف کی آدھی سڑک جانے والی گاڑیوں کے لیے جب کہ دائیں طرف کی آدھی سڑک آنے والی گاڑیوں کے لیے ہے۔

سڑکوں کے کنارے نصب بورڈوں پر کچھ نشانات لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کے مطلب اور معنی خوب یاد رکھیے گا:

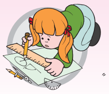

	:	یعنی سڑک آگے جا کر دائیں کو مُڑتی ہے
	:	سڑک کے بائیں طرف مُڑنے کی علامت
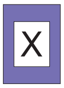	:	آگے چوراہا ہے، گاڑی کی رفتار کم کریں
	:	آگے راستہ ٹیڑھا ہے
	:	سڑک آگے جا کر ناہموار ہے
	:	رفتار کم کیجیے آگے سکول ہے
	:	آگے ریلوے پھاٹک ہے

ٹریفک کے ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو حادثے بہت کم ہوں گے اور جان و مال دونوں محفوظ رہ سکتے ہیں۔ چاہے سڑکوں پر ٹریفک زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱. پڑھیے اور سمجھیے

آمد و رفت	:	آنا اور جانا
مقررہ	:	مقرر کیا ہوا۔ طے کیا ہوا
رہنمائی	:	راستہ دکھانا
عبور کرنا	:	پار کرنا

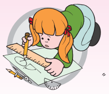

خط : لکیر۔نشان (چٹھی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے)

اِمکان : ممکن ہونا، ہوسکنا

قاعدے : قانون۔ضابطے۔رسم۔دستور۔

محفوظ : صحیح سلامت۔حفاظت سے

۲۔ پڑھیے اور لکھیے

☆ راستہ چلنے کے قاعدوں کو اپنانے سے کیا فائدہ ہے؟

☆ زیبرا کراسنگ سے کیا مُراد ہے؟

☆ لال روشنی کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ سے جملے بنایئے

محفوظ ٹریفک رفتار نشان سڑک

۴۔ مثال دیکھ کر الفاظ ملایئے

مثال:	آگے	+	پیچھے	=	آگے پیچھے
	اُوپر	+	نیچے	=	
	اُدھر	+	اِدھر	=	
	دائیں	+	بائیں	=	
	جانے	+	مانے	=	

۵. نوٹ بُک پر لکھیے

فُٹ پاتھ	پگڈنڈی۔ پیدل چلنے والوں کے لیے راستہ	Foot Path
ٹریفک	گاڑیوں کا آنا جانا	Traffic
بورڈ	تختی	Board
زیبرا کراسنگ	سڑک پر سیاہ اور سفید خط	Zebra Crossing
سگنل	اِشارہ	Signal

٦. ....

☆ اپنے علاقے کی کسی خاص سڑک کا حال لکھیے

☆ گھر سے تصویر بنا کر لائیے جس میں ٹریفک نشانات کو دکھایا گیا ہو۔

۷. ضمیر

ضمیر وہ کلمہ ہے جو اسم کی جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مثلاً: گائے ایک پالتو جانور ہے، اس کی چار ٹانگیں ہوتی ہے۔ یہ گھاس کھاتی ہے۔

اس کا دودھ میٹھا ہوتا ہے۔

اوپر کی مثال میں 'اس' اور 'یہ' ضمیر ہیں۔

مزید مثالیں لکھیے

۸. علامت پہچان کر نیچے دیے ہوئے الفاظ سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

ریلوے پھاٹک　　اسکول　　ناہموار　　ٹیڑھا

چوراہا　　بائیں　　دائیں

: سڑک آگے جا کر...............کو مُڑتی ہے

: سڑک کے..........طرف مُڑنے کی علامت

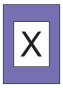

: آگے..........ہے، گاڑی کی رفتار کم کریں

: آگے راستہ...............ہے

: سڑک آگے جا کر..........ہے

: رفتار کم کیجیے آگے...............ہے

: آگے....................ہے

کڑی | جھجک | لَو لگانا | ملؤل | مضطرب

I2V3Q6

بڑھے چلو

اُٹھو اُٹھو، اُٹھو اُٹھو کمر کسو، کمر کسو
سحر سے پہلے چل پڑو کڑی ہے راہ دوستو
تھکن کا نام بھی نہ لو
بڑھے چلو، بڑھے چلو
جھجک نہ دل میں لاؤ تم بس اب قدم بڑھاؤ تم
ذرا نہ ڈگمگاؤ تم خدا سے لَو لگاؤ تم
ملول و مضطرب نہ ہو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

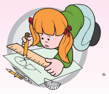

اُٹھا دیا قدم اگر تو ختم ہے بس اب سفر
ہے راہ صاف و بے خطر نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر
چلو چلو چلو چلو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

تمہارے ہم سفر جو تھے وہ منزلوں پہ جا لگے
سب آگے تم سے بڑھ گئے مگر ہو تم پڑے ہوئے
ذرا سمجھ سے کام لو
بڑھے چلو بڑھے چلو

دلوں میں ہے جو ولولہ تو ڈال دو گے زلزلہ
کہ ہے بلند حوصلہ وہ سامنے ہے مرحلہ
وہیں پہنچ کے سانس لو
بڑھے چلو، بڑھے چلو

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

کڑی	:	دُشوار، مشکل
جھجک	:	خوف، ہچکچاہٹ
لَو لگانا	:	رجوع کرنا، دھیان لگانا
ملوٗل	:	اُداس، غمگین
مضطرب	:	اضطراب میں، بے قرار، بے چین
زلزلہ	:	بھونچال

۲۔ سوچیے اور بتایئے

☆ اس نظم میں سفر سے شاعر کی کیا مُراد ہے؟

☆ دل میں اگر ولولہ ہو تو آدمی کیا کر سکتا ہے؟

☆ سفر کو ختم کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

۳۔ نیچے دیے ہوئے مصرعوں میں جو جگہیں خالی چھوڑ دی گئیں ہیں انہیں نظم دیکھ کر پورا کیجیے:

☆ ....کا نام بھی نہ لو ۔

☆ ....نہ لاؤ دل میں تم ۔

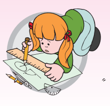

☆ وہ سامنے ہے ....

☆ .... سے کام لو

۴۔ ہر لفظ کے ساتھ ''ہم'' جوڑ کر نیا لفظ بنائیے اور نئے لفظوں کے معانی لکھیے

مثال:

لاحقہ	لفظ	نیا لفظ	معنی
ہم	سفر	ہم سفر	ایک ساتھ سفر کرنے والا
ہم	قدم	ہم قدم	
ہم	راز	ہم راز	
ہم	سایہ		
ہم	وطن		
ہم	پیشہ		
ہم	جماعت		
ہم	نشیں		
ہم	شکل		

۵۔ نوٹ بک پر لکھیے

ہر کام خدا کا نام لے کر شروع کرنا چاہیے۔ آدمی کو ڈرنا نہیں چاہیے۔ ہمت سے کام لے کر منزل ضرور ملتی ہے۔ مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ کام کرنے کے لیے ولولہ چاہیے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

۶۔ یہ نظم یاد کیجیے اور نوٹ بک میں لکھیے

۷. مارننگ اسمبلی میں اس نظم کو پڑھیے۔

داستان　موجد　غُبارہ　گیسولین　کل پُرزہ

ہوائی جہاز

بچو!

کیا آپ نے ہوائی جہاز دیکھا ہے۔ یہ ہوا میں پرندوں کی طرح اُڑتا ہے۔ اس کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے اور اسکے ذریعے لمبے لمبے سفر جلدی اور آسانی سے طے کیے جاتے ہیں۔ جنگل ہوں یا پہاڑ، یہ ہوائی جہاز کے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ اِسے نہ سڑک چاہیے نہ پُل، یہ ہوا میں اُڑتا ہے۔ ہوا میں اُڑنے کے لیے اسے گیسولین ضروری قوت فراہم کرتا ہے۔

ہوائی جہاز بڑے کام کی چیز ہے۔ انسان اس سے طرح طرح کے کام لیتا ہے۔ جنگ ہو یا امن، ہوائی جہاز ہر وقت کام آتا ہے۔

ہوائی جہاز کیسے بنا؟ اسے کس نے ایجاد کیا؟ یہ ایک دلچسپ داستان ہے۔ ہوا میں اُڑنے کی کوشش سب سے پہلے فرانس کے رہنے والے دو بھائیوں نے کی۔ اُنھوں نے ایک غُبارا بنایا۔ اُس میں گرم ہوا بھردی اور اُسے ہوا میں اُڑانے کی کوشش کی۔ کافی کوششوں کے بعد غبارا آسمان کی طرف لپکنے لگا۔ لوگ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

کچھ عرصہ بعد ایک اور فرانسیسی سائنسدان نے ایک دوسری طرح کا غبارا بنایا اور اس میں گیس بھردی۔ یہ پہلے غبارے سے زیادہ بہتر ثابت ہوا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کچھ اور لوگوں نے بھی اس طرح کی کوششیں کیں۔ کئی قسم کے غبارے بنائے گئے۔ مگر یہ تمام غبارے زیادہ کارآمد ثابت نہیں ہوئے۔ کیونکہ ہوا انہیں

جموں اینڈ کشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

ایک طرف سے دوسری طرف دھکیلتی تھی۔ ان میں سمت بدلنے کا انتظام بھی نہ تھا۔

۱۸۹۰ء کے آس پاس ایک جرمن ماہر نے گلائیڈر بنایا اور اس میں اُڑان بھرنے کی کوشش کی۔ اس گلائیڈر میں کوئی انجن نہ تھا۔ اُس نے گلائیڈر کے لیے ایک انجن بنانے کی بھی کوشش کی۔ گو کہ وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکا پھر بھی ہوائی جہاز بنانے کی جانب یہ ایک اہم قدم تھا۔

جہاز بنانے کے اس کام کو رائٹ برادرس نے آگے بڑھایا۔ رائٹ برادرس امریکہ کے رہنے والے دو بھائی تھے۔ ان میں ایک کا نام وِلبر رائٹ اور دوسرے کا اروِل رائٹ تھا۔ شروع میں وہ رنگ ساز تھے۔ پھر انھوں نے سائیکل بنانے کا ایک کارخانہ کھولا۔ دونوں بھائی مختلف قسم کے کل پُرزے بنانے میں ماہر تھے۔ دونوں کی خواہش تھی کہ وہ ہوا میں اُڑسکیں۔ ہوا میں اُڑنے کے لیے انھوں نے رات دن محنت کی۔ طرح طرح کے تجربے کیے۔ کافی تجربے کرنے کے بعد وہ گلائیڈر کے لیے انجن بنانے میں کامیاب ہوئے۔

۱۹۰۳ء میں وہ اس گلائیڈر کی مدد سے کچھ دیر کے لیے ہوا میں اُڑ سکے۔ یہ انسان کی پہلی کامیاب اُڑان تھی۔ ہوا میں اُڑنے والی یہ مشین کسی وجہ سے خراب ہوئی۔ رائٹ بردرس نے اسے ٹھیک کرنے کے لیے اَن تھک کوشش کی۔ اُنھوں نے دوسرا جہاز بنایا۔ کوششیں جاری رکھیں اور آخر کار وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح رائٹ برادرس کو ہوائی جہاز کا موجد کہا جا سکتا ہے۔ ان کی اس ایجاد کی بدولت دنیا کے اکثر ممالک ایک دوسرے سے جُڑ گئے۔ اب ہم مہینوں کا سفر گھنٹوں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کر سکتے ہیں۔ ہوائی جہاز سائنس کی دُنیا میں ایک تاریخی ایجاد ہے۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

طے کرنا	:	پورا کرنا
کام کی چیز	:	مُفید، کام آنے والی چیز
داستان	:	قصہ، کہانی
موجِّد	:	ایجاد کرنے والا، بنانے والا
گیسولین	:	پٹرول کی ایک قسم جو ہوائی جہاز میں ایندھن کے طور پر استعمال ہوتی ہے
کارآمد	:	مُفید، کام آنے والا

کَل پُرزہ : مشین کا پُرزہ

سمت : طرف، رُخ

۲۔ سوچیے اور بتایئے

☆ ہوائی جہاز کو کس نے ایجاد کیا؟

☆ ہوائی جہاز کے کیا کیا فائدے ہیں؟

☆ گلائیڈر کسے کہتے ہیں؟

۳۔ ان الفاظ کو جُملوں میں استعمال کیجیے

پُل، رفتار، حادثہ، آسمان، ہوا

۴۔ (ا) کے ہر جملے کا دوسرا حصہ (ب) میں تلاش کر کے جملے مکمل کیجیے

(ا)	(ب)
ہوا میں اُڑنے کی کوشش سب سے پہلے	کَل پُرزے بنانے میں ماہر تھے
وقت گزرنے کے ساتھ اور لوگوں نے بھی	کے لیے انجن بنانے میں کامیاب ہوئے
دونوں بھائی مختلف قسم کے	اسی طرح کی کوششیں کیں۔
کافی تجربے کرنے کے بعد وہ گلائیڈر	فرانس کے رہنے والے دو بھائیوں نے کی

۵۔ خالی جگہیں پُر کیجیے

خواہش	خواہشیں	بُنیاد	بُنیادیں
کوشش	....	یاد	....
روش	....	دیوار	دیواریں
گنجائش	....	تلوار	....
سازش	....	قطار	....

۶۔ لکھیے

☆ ہاتھی چنگھاڑتا ہے۔

☆ شیر دھاڑتا ہے۔

☆ گھوڑا ہنہناتا ہے۔

☆ کتا بھونکتا ہے۔

۷۔ درجِ ذیل جملوں میں سے اسم نکرہ اور اسم معرفہ تلاش کر کے نوٹ بُک پر لکھیے

دنیا کا ایک ملک سعودی عرب ہے جہاں جانے کے لیے ہوائی جہاز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مکہ اور مدینہ سعودی عرب کے دو شہر ہیں۔ مدینۂ منوّرہ میں حضرت محمدؐ کی آخری آرامگاہ ہے۔ مکۂ معظّمہ میں خانہ کعبہ ہے۔ مکہ کے چاروں طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔

بگڑی بنانا | کال | جیالے | اُجالے

کسانوں کا گیت

U4P4E2

قدم اپنا آگے بڑھاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے
زمینوں پہ جب ہل چلاتے چلیں گے
تو مٹی سے سونا اُگاتے چلیں گے
نشاں بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

کہیں چاولوں سے سجائیں گے دُنیا
کہیں باجرے سے بسائیں گے دُنیا
چنے کی کہیں ہم بنائیں گے دنیا
جو ہے کال اس کی مٹائیں گے دُنیا
نشان بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے
نہیں کام کرنے سے ہم تھکنے والے
جہاں جانتا ہے کہ ہم ہیں جیالے
اندھیرے کی دُنیا میں ہم ہیں اُجالے
کہ ہیں ہم بڑی سخت محنت کے پالے
نشان بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

(جگن ناتھ آزاد)

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے:

بگڑی بنانا : خراب حالت کو سُدھارنا

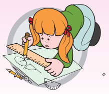

کال : قحط، خشک سالی

جیالے : بہادر، دلیر، جرأت مند

اُجالے : روشنی، چمک، نور

محنت کے پالے : بہت ہی محنتی

۲۔ سوچیے اور بتائیے

☆ کسان زمانے کی بگڑی کیسے بناتے ہیں؟

☆ مٹی سے سونا اُگانے سے کیا مراد ہے؟

☆ نظم میں کون کون سی فصل کا ذکر ہوا ہے؟

۳۔ کالم ''الف'' میں دیئے گئے ادھورے مصرعوں کے باقی حصے کالم ''ب'' میں سے تلاش کرکے مصرعے مکمل کیجیے:

(ا)	(ب)
نہیں کام کرنے سے ہم	ہیں جیالے۔
اندھیرے کی دنیا میں ہم	تھکنے والے۔
جہاں جانتا ہے کہ ہم	محنت کے پالے۔
کہ ہیں ہم بڑی سخت	ہیں اُجالے۔

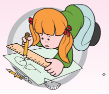

۴۔ مثال دیکھ کر خالی جگہوں میں ہم آواز الفاظ لکھیے

مثال :	بڑھاتے	سجائیں	والے
	بناتے	بنائیں	اُجالے
	چلاتے	چلائیں	گالے
	....	....	....
	....	....	....
	....	....	....
	....	....	....

۵. گزرے ہوئے زمانہ کو ماضی کہتے ہیں

موجودہ زمانہ کو حال کہتے ہیں

آنے والے زمانہ کو مستقبل کہتے ہیں

نظم ''کسانوں کا گیت'' سے ایسے الفاظ نوٹ کیجیے

جو ''مستقبل'' ظاہر کرتے ہوں۔

مثلاً : بڑھاتے چلیں گے

اعادہ، سبق: ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲

نوٹ: استاد آموزشی ماحصل کی حصولیابی کے لیے بچوں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے تقریر بازی، گانے اور مکالموں کا مقابلہ کرائیں۔

I. ذرا غور کیجیے (سوال بنائیے، جواب دیے گئے ہیں)

(الف) لال روشنی کا مطلب گاڑی کو روکنا ہے

(ب) دل میں اگر ولولہ ہو تو آدمی زلزلہ ڈال سکتا ہے

(ج) ہوائی جہاز کو رائٹ برادران نے ایجاد کیا

(د) مٹی سے سونا اُگانے سے مراد اناج اُگانا ہے

II. درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

سڑک، لال روشنی، دل، ہوائی جہاز، ایجاد، زلزلہ

III. واحد کے جمع لکھیے:

(الف): کوشش، سازش، دیوار، تلوار، قطار، یاد، بنیاد

(ب): مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھیے:

نائی، ملکہ، بندریا، بوڑھی، مور، مہاراج

موسلا دھار | قلّت | جذب کرنا | آلودگی | بعض

پانی

U6S6S8

برسات کا موسم تھا۔آسمان پر گھنے بادل چھائے ہوئے تھے۔خوشبو اور اُس کا بھائی راجا سکول سے گھر لوٹ رہے تھے کہ اچانک موسلا دھار بارش شروع ہوئی۔ دونوں بچّے بُری طرح بھیگ گئے۔مشکل سے وہ گھر پہنچے۔اُن کی ماں دروازے پر کھڑی بے صبری سے اُن کا انتظار کر رہی تھی۔ گھر میں داخل ہوتے ہی بچوں نے کپڑے بدلتے ہوئے بارش کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔ ماں دونوں بچّوں کو پیار سے سمجھانے لگی:

ماں: بارش کو بُرا نہیں کہتے

راجا: بُرا کیوں نا کہیں، ہماری وردی اور کتابوں کا یہ حال!

ماں: بچّو! بارش اللہ کی رحمت ہے

خوشبو: ماں کیسی رحمت؟

ماں: بارش کی وجہ سے پانی ہے۔ پانی نہیں تو زندگی نہیں!

راجا: وہ کیسے؟

ماں: جب ہمیں پیاس لگتی ہے تو ہمیں پانی چاہیے۔ اگر پانی نہ ملے تو کیا ہوگا؟

خوشبو: تو ہم زندہ نہیں رہ سکیں گے۔

ماں: اب آپ سمجھ گئے نا کہ پانی زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے۔ ہم پانی سے ہاتھ منھ دھوتے ہیں، کپڑے دھوتے ہیں، نہاتے ہیں، کھانا پکاتے ہیں، کھیتوں کی سینچائی کرتے ہیں۔

راجا: یہ جو بارش برستی ہے کہاں سے آتی ہے؟

ماں: آسمان سے

خوشبو: کیا یہ آسمان میں موجود ہوتی ہے

ماں: نہیں بیٹے۔ سورج کی گرمی سے پانی بخارات میں تبدیل ہو جاتا ہے اور یہ بخارات ہوا کا حصّہ بن کر آسمان کی طرف اُڑتے ہیں۔ فضا میں پہنچ کر وہاں پہلے سے موجود گرد کے ذرّوں سے مل کر یہ بخارات بادل بن جاتے ہیں۔ جب درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے تو یہ بخارات پھر سے پانی کے قطروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہی پانی کے قطرے بارش کہلاتی ہے۔ اگر درجہ حرارت

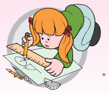

زیادہ کم ہو جائے تو یہ بخارات برف میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

راجا: بارش کا پانی کہاں جاتا ہے؟

ماں: بارش کا پانی زمین کے اندر جذب ہو جاتا ہے۔ کچھ ندی، نالوں اور دریاؤں سے بہتے ہوئے سمندروں میں پہنچ جاتا ہے۔ تھوڑا پانی جھیلوں میں بھی جمع ہوتا ہے۔

خوشبو: برف کہاں جاتی ہے؟

ماں: برف سورج کی گرمی سے پگھل کر پانی کی شکل اختیار کرتی ہے جب کہ زیادہ تر برف جو اونچے اور ٹھنڈے پہاڑوں پر گرتی ہے سالہا سال تک جمی رہتی ہے۔ اس طرح گلیشر (Glacier) وجود میں آتے ہیں یہ گلیشر آہستہ آہستہ پگھلتے رہتے ہیں اور ان کا پانی ندی، نالوں اور دریاؤں میں پانی کی سطح قائم رکھتا ہے۔

راجا: لیکن ماں اگر دُنیا میں اتنا پانی ہے تو پھر ہمارے یہاں پانی کی قلّت کیوں ہے؟

ماں: ماحولیاتی آلودگی اور عالمی حرارت Global warming کی وجہ سے بارشیں کم ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے گلیشر پگھل چُکے ہیں جس سے زمین میں پانی کی سطح کم ہوتی جارہی ہے اسی لیے پانی کی قلت ہے۔

خوشبو: ماں ندی، نالوں، جھیلوں اور دریاؤں میں بھی پانی بہت ہے

ماں : پانی تو ہے لیکن اب وہ آلودگی کی وجہ سے استعمال کے قابل نہیں رہا

راجا: پانی کو بچانے کے لیے کیا کِیا جا سکتا ہے؟

ماں : زیادہ سے زیادہ درخت لگانا ،جنگلوں کی حفاظت کرنا ، پانی کو آلودگی سے بچانا ، بارش کے پانی کو بچا کر رکھنا ۔ یہ کچھ اہم اقدامات ہیں۔

پانی کی ایک ایک بوند قیمتی ہے کیا تمھیں معلوم ہے کہ دُنیا کے بعض ممالک میں پانی پیٹرول سے بھی زیادہ مہنگا ہے ۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔

خوشبو: ماں اب ہم کبھی بھی بارش کو بُرا نہیں کہیں گے اور پانی کو آلودہ نہیں کریں گے۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے

موسلا دھار : وہ بارش جو دیر تک برسے

قلّت : کمی

جذب کرنا : چُوسنا

گلیشر : برف کا تودا۔ برفیلی چٹانیں (Glacier)

آلودگی : گندگی۔ ناپاکی

بعض : چند

۲. سوچیے اور بتائیے

☆ راجا اور خوشبو نے بارش کو بُرا بھلا کیوں کہا ؟

☆ پانی کے کیا کیا فائدے ہیں؟

☆ بارش کیسے بنتی ہے؟

☆ گلیشر کیسے بنتا ہے؟

☆ پانی کو کیسے بچایا جا سکتا ہے؟

۳. نوٹ بُک میں لکھیے

ہمیں جنگلوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ درخت لگانے چاہیے۔ پانی کو آلودہ نہیں کرنا چاہیے۔ بارش کے پانی کو بچا کر رکھنا چاہیے۔ پانی اُبال کر پینا چاہیے۔

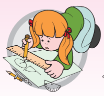

۴۔ مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال	بے	+	صبر	=	بے صبر
	بے	+	قدر	=	
	بے	+	خبر	=	
	بے	+	اثر	=	
	بے	+	خطر	=	

۵۔ مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال	بادل	بادلوں
	چاول	
	خبر	
	لہر	
	نہر	
	کوشش	

٦. پانی کے ذرائع جیسے ندی، نالے، دریا، چشمے وغیرہ صاف و پاک رکھنا، انسانی صحت کے لیے ضروری ہے۔ اپنے آس پاس کے ندی نالوں کو صاف کرانے کے لیے ایک مہم شروع کریں، استاد کی مدد سے یہ کام انجام دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ پیڑ لگائیں۔

سماں | بھانا | حال کھلنا | الّھڑپن | آنچ

بچّہ اور جگنو

سناؤں تمھیں بات اک رات کی — کہ وہ رات اندھیری تھی برسات کی
چمکنے سے جگنو کے تھا اک سماں — ہَوا پر اُڑیں جیسے چنگاریاں
پڑی ایک بچے کی اُن پر نظر — پکڑ ہی لیا ایک کو دوڑ کر
دمک دار کیڑا جو بھایا اُسے — تو ٹوپی میں جھٹ پَٹ چھپایا اُسے
وہ جِھم جِھم چمکتا اِدھر سے اُدھر — پھرا، کوئی راستہ نہ پایا مگر

جگنو

تو غمگین قیدی نے کی التجا — کہ چھوٹے شکاری مجھے کر رہا
خدا کے لیے چھوڑ دے چھوڑ دے — مری قید کے جال کو توڑ دے

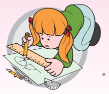

بچّہ

کروں گا نہ آزاد، اس وقت تک کہ میں دیکھ لوں دن میں تیری چمک

جُگنو

چمک میری دن میں نہ دیکھو گے تم اُجالے میں ہو جائے گی وہ تو گُم

بچّہ

اَرے چھوٹے کیڑے نہ دے دم مجھے کہ ہے واقفیت ابھی کم مجھے
اُجالے میں دن کے کھلے گا یہ حال کہ اتنے سے کیڑے میں ہے کیا کمال
دُھواں ہے، نہ شعلہ، نہ گرمی، نہ آنچ چمکنے کی تیرے کروں گا میں جانچ

جُگنو

یہ قدرت کی کاری گری ہے جناب کہ ذرّے کو چمکائے جوں آفتاب
مجھے دی ہے اس واسطے یہ چمک کہ تم دیکھ کر مجھ کو جاؤ ٹھِٹک
نہ اَلّھڑ پنے سے کرو پائمال سنبھل کر چلو آدمی کی سی چال!

(اسمٰعیل میرٹھی)

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

برسات : بارش کا موسم

سماں : منظر

بھانا : پسند آنا

اِلتجا : درخواست، گزارش

رِہا کرنا : آزاد کرنا

دَم دینا : دھوکہ دینا

واقفیت : جان کاری، جان پہچان

حال کُھلنا : ظاہر ہونا

شعلہ : آگ کی لپٹ

آنچ : گرمی، شعلہ، تاو

جانچ کرنا : پرکھنا

اَلھڑ پن : بھولا پن، نادانی

پائمال (پامال) : روندھا ہوا، برباد

جوں آفتاب : آفتاب کی طرح، سورج کی طرح

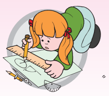

۲۔ سوچیے اور بتائیے

☆ جگنو کے چمکنے سے کیسا سماں نظر آ رہا تھا؟

☆ بچّے نے جگنو کو دیکھتے ہی کیا کیا؟

☆ بچّے سے جُگنو نے کیا اِلتجا کی؟

☆ بچّہ جُگنو کو کیوں آزاد کرنا نہیں چاہتا تھا؟

☆ تو غمگین قیدی نے کی التجا   کہ چھوٹے شکاری مجھے کر رہا

اس شعر میں غمگین قیدی کسے کہا گیا ہے؟

۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی ضد لکھیے

	لفظ	ضد
مثال:	اُجالا	اندھیرا
	دن	
	گرمی	
	کم	
	دور	
	آج	

۴. ”بچہ اور جگنو“ نظم کو ڈرامہ کی شکل دے کر استاد کی مدد سے اسٹیج پر گنگنایئے

۵. مثال دیکھ کر نئے الفاظ بنایئے اور اُن کے معانی لکھیے

مثال:	چمک	+	دار	=	چمکدار	=	چمک رکھنے والا
	مال	+	دار	=		=	
	شان	+	دار	=		=	
	پھل	+	دار	=		=	
	جان	+	دار	=		=	

۶. نوٹ بک پر لکھیے

ایک تھا بچہ۔ اُس نے ایک جگنُو پکڑ لیا۔ جگنُو بولا، مجھے آزاد کر۔ بچے نے کہا، میں نہیں چھوڑوں گا۔ مجھے دیکھنے دے کہ تم میں یہ چمک کہاں سے آئی۔ جگنُو بولا، نادان، یہ اللہ کی کاری گری ہے۔ میں ایک ذرّہ ہوں۔ اللہ نے مجھے چمک دی۔ مجھے برباد مت کر۔ اچھے انسانوں کی طرح سلوک کر اور مجھے چھوڑ دے۔ بچے نے جگنُو کو آزاد کر دیا۔

عجائبات ملکہ یادگار خوش نما سنگ مرمر

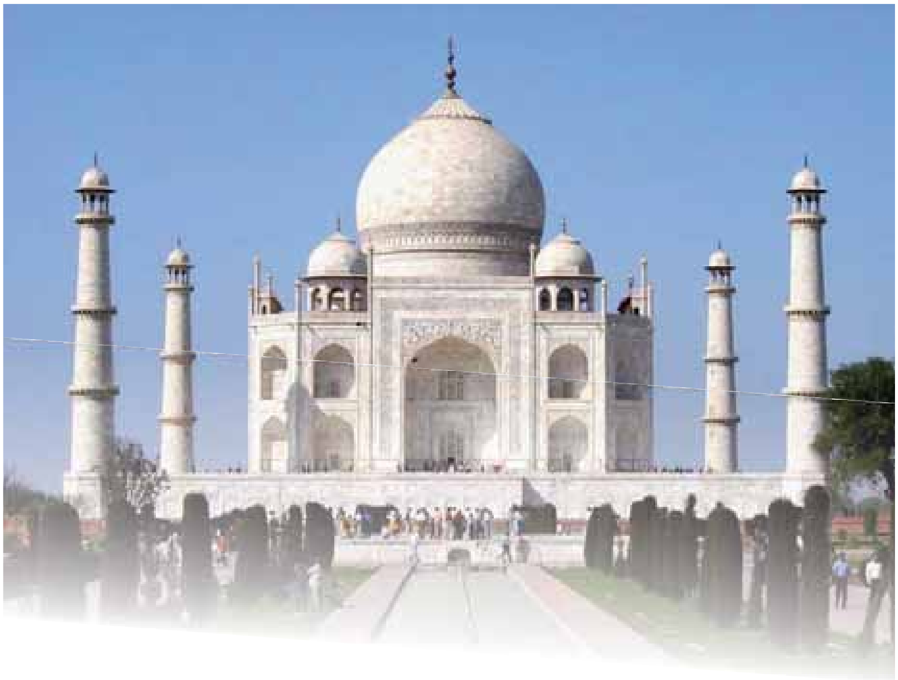

D4K6D6

تاج محل

آپ نے شاہ جہاں کا نام تو سُنا ہوگا۔ وہ مشہور مغل بادشاہ اکبر کا پوتا تھا۔ اپنے باپ جہانگیر کی وفات کے بعد شاہ جہاں دہلی کے تخت پر بیٹھا۔ اُسے باغ لگوانے اور عمارتیں بنوانے کا بہت شوق تھا۔ دہلی کا لال قلعہ، جامع مسجد اور آگرہ کا تاج محل اُس کی تعمیر کی ہوئی عمارتوں میں سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ تاج محل کا شمار دنیا کے عجائبات میں ہوتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں ہر سال ملکی و غیر ملکی سیاح اسے دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔

شاہ جہاں کو اپنی ملکہ ممتاز محل سے بڑی محبت تھی۔ ممتاز محل کا اصلی نام ارجمند بانو تھا۔ ایک بار ممتاز محل بہت بیمار ہوگئی اور اُس کے زندہ رہنے کی کوئی اُمید نہیں رہی۔ اس نے شاہ جہاں سے وصیت کی کہ میری موت کے بعد میرے مزار پر ایسی عمارت بنوانا جس کا دنیا میں کوئی جواب نہ ہو۔

ممتاز محل کی اُسی خواہش کے احترام میں شاہ جہاں نے تاج محل تعمیر کروایا۔

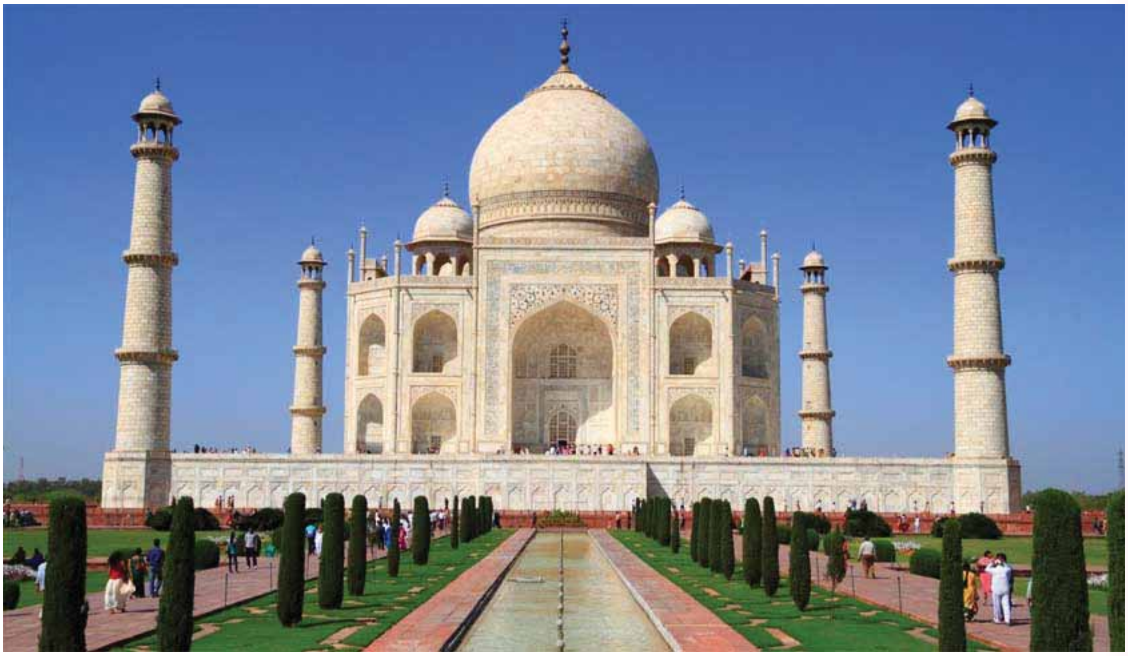

یہ خوبصورت عمارت آگرہ میں دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے۔ اس کے اَحاطے کا صَدر دروازہ بہت اُونچا اور لال پتھر کا بنا ہوا ہے۔ صدر دروازے میں داخل ہوتے ہی سنگِ مَرمَر سے بنا ہوا سفید تاج محل نظر آتا ہے۔ صَدر دروازے سے تاج محل تک پہنچوں

بیچ ایک نہر ہے۔ نہر کے دونوں طرف سَرو کے درختوں کی قطاریں ہیں۔ آنے جانے کے لیے دو خوش نما روِشیں بنی ہوئی ہیں۔ تاج محل سنگِ مَرمَر کے ایک اونچے چبوترے کے بیچوں بیچ بنایا گیا ہے۔ چبوترے کے چاروں کونوں پر خوبصورت گول اور بلند مینار ہیں۔ میناروں میں سیڑھیاں بھی ہیں۔ تاج محل کا صدر دروازہ کافی اونچا ہے اور دروازے کے دونوں طرف عربی میں آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ ان میں کمال یہ ہے کہ نیچے لکھے ہوئے حروف جتنے موٹے نظر آتے ہیں اُتنے ہی موٹے اوپر لکھے ہوئے حروف دکھائی دیتے ہیں۔ تاج محل کے اندر داخل ہوں تو گنبد کے نیچے انتہائی خوبصورت جالی دار پتھر کے جنگلے میں ممتاز محل اور شاہ جہاں کی قبریں ہیں۔ اندرونی حصے میں طرح طرح کے بیل بوٹے اور پھول پتیاں بنی ہوئی ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں مختلف رنگوں کے قیمتی پتھروں اور جواہرات سے بنایا گیا ہے۔ پتھر میں تراشی ہوئی نازک اور باریک جالیاں دیکھ کر عقل دھنگ رہ جاتی ہے۔ دنیا میں ایسی کاری گری کی مثال نہیں ملتی۔

تاج محل کا نقشہ بنانے والے کا نام اُستاد عیسیٰ تھا۔ اس کی تعمیر کے لیے دور دُور کے ملکوں سے پتھر منگوائے گئے تھے۔ بیس ہزار کاری گروں کی لگاتار محنت سے ۲۲ / برسوں میں یہ عمارت تیار ہوئی اور کہتے ہیں اس کی تعمیر پر اُس زمانے میں کئی کروڑ روپیہ خرچ ہوا۔

تاج محل دیکھنے کا زیادہ لطف چاندنی راتوں میں آتا ہے۔ اکثر پورے چاند کی راتوں میں تاج محل کا نظارہ بڑا ہی دل کش ہوتا ہے۔ جب بھی کبھی موقعہ ملے تاج محل ضرور دیکھنا چاہیے۔

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے

مُغل	ایک قوم، ایک ذات
عجائبات	انوکھی چیزیں
مَلکہ	رانی، بادشاہ کی بیوی
یادگار	مزار، زیارت، قبر
احاطہ	چہار دیواری
صَدردروازہ	بڑا دروازہ
خوش نما	خوب صورت
حروف	بہت سے حرف
لطف	مزہ
سنگِ مَرمَر	قیمتی سفید پتھر

۲۔ سوچیے اور بتایئے

☆ شاہ جہاں کی تعمیر کی ہوئی مشہور عمارتوں کے نام بتایئے۔

☆ تاج محل کس کی یاد میں بنوایا گیا تھا؟

☆ تاج محل کس شہر میں ہے؟

☆ تاج محل کس پتھر سے بنایا گیا ہے؟

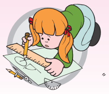

☆ تاج محل دیکھنے کا زیادہ لطف کب آتا ہے؟

۳۔ مثال دیکھ کر الفاظ بنایئے اور اُن کے معانی لکھیے

مثال:	خوش	+	بُو	=	خوش بو	=	اچھا لگنے والا
	خوش	+	اخلاق	=			
	خوش	+	مزاج	=			
	خوش	+	حال	=			
	خوش	+	دِل	=			

۴. مثال دیکھ کر لفظوں کے حروف الگ الگ کر کے لکھیے

مثال:	بوٹے	ب	+	و	+	ٹ	+	ے
	پھول		+		+		+	
	قلعہ		+		+		+	
	جادو		+		+		+	
	روٹی		+		+		+	

۵. اسمائے معرفہ اور نکرہ الگ الگ لکھیے

تاج محل ۔ دروازہ ۔ دہلی ۔ آگرہ ۔ عمارت ۔ مُغل ۔ نہر ۔ پتھر ۔ کاری گر ۔ لال قلعہ

بارہ دری | موئے مقدس | قرارگاہ | فیض یاب

درگاہ حضرت بل

E8X2I7

درگاہ حضرت بل سرینگر میں لالچوک سے دس کلو میٹر دور مشہور جھیل ڈل کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ حضرت بل کے مغرب میں کشمیر یونیورسٹی، مشرق میں ڈل کے بیچوں بیچ خوب صورت چار چناری اور جنوب میں تھوڑے فاصلے پر نیشنل انسٹی چیوٹ آف ٹیکنالوجی نام کا ادارہ واقع ہے۔

حضرت بل کا پرانا نام صادق آباد تھا۔ مغل بادشاہ شاہجہاں کے ایک صوبیدار صادق خان تہرانی نے ۱۶۲۳ء میں اس جگہ پر ایک خوبصورت باغ تعمیر کروایا۔ باغ کے ساتھ ہی انہوں نے یہاں پر ''عشرت محل'' نام کی بارہ دری بھی بنوائی۔ ۱۶۳۴ء میں جب شاہجہاں کشمیر آئے تو اُن کو یہ بارہ دری بہت پسند آئی۔ اُن کے حکم سے ''عشرت محل'' کو ایک عبادت خانے میں تبدیل کیا گیا۔

مغل بادشاہ اورنگ زیب کے دورِ حکومت میں رسولِ پاک ﷺ کا موئے مقدس واردِ کشمیر ہوا۔ موئے مقدس کو پہلے نقشبند صاحبؒ کی زیارت میں رکھا گیا، جہاں جگہ کی کمی کے سبب شہر کے بزرگ اور سنجیدہ لوگوں کے مشورے پر درگاہ حضرت بل کو ہی اس کی مستقل قرار گاہ مقرر کیا گیا۔ اُس وقت کشمیر کے گورنر فاضل خان تھے۔ انہوں نے صادق آباد کا نام تبدیل کر کے حضرت بل رکھا۔ اس کے بعد عبادت گاہ کی توسیع کی گئی۔

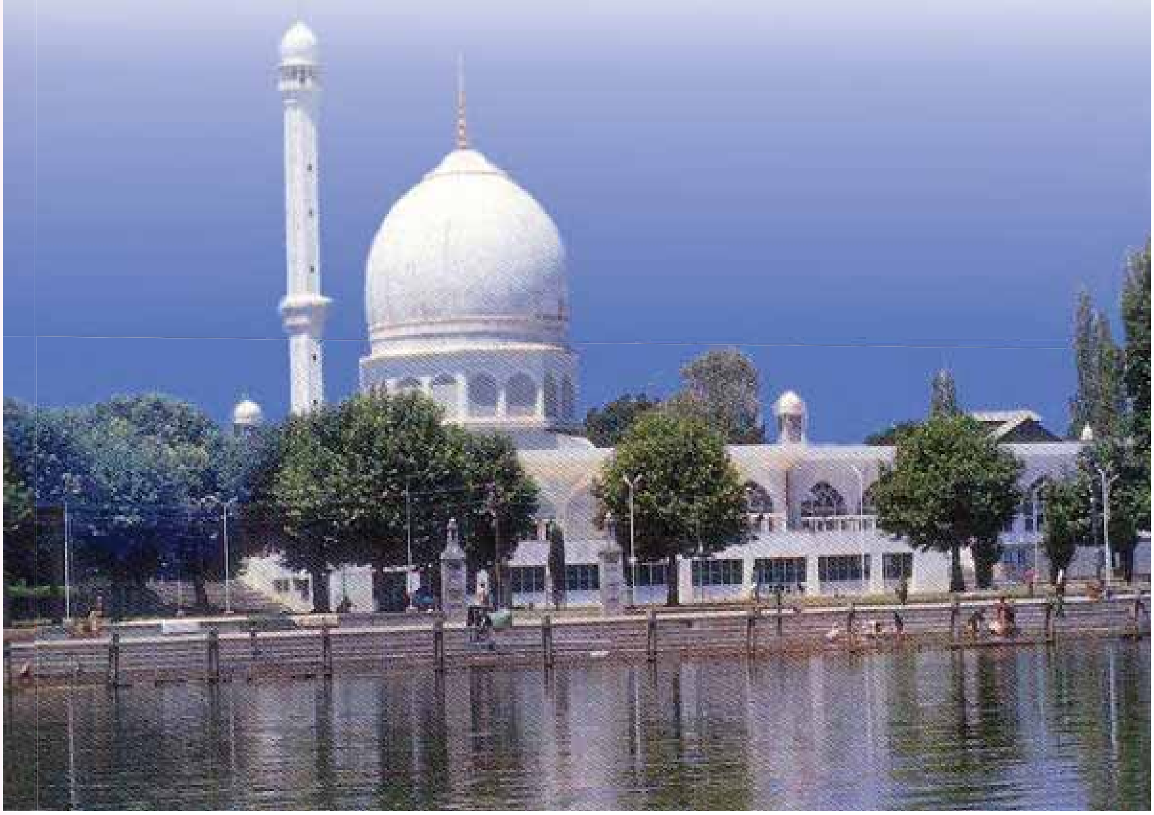

حضرت بل کو جموں و کشمیر کے مذہبی مقامات میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اسے حضرت بل کے علاوہ آثارِ شریف، مدینۃ الثانی اور درگاہ شریف بھی کہتے ہیں۔ ۱۹۶۸ء

میں اس درگاہ کی تعمیرِ نو مسجد نبوی ﷺ کے طرز پر شروع کی گئی، جو ۱۹۷۹ء میں مکمل ہوئی۔ حضرت بل کی نئی عمارت سنگِ مرمر سے بنائی گئی ہے۔ درگاہ کو جاذب نظر بنانے کے لیے اس کے چاروں اطراف خوبصورت اور دلکش باغ بنوائے گئے ہیں۔

حضرت بل مذہبی سیاحتی مقام کے طور پر بھی دُنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہاں سال بھر زائرین اور سیاحوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ جمعہ کے دن کشمیر کے کونے کونے سے لوگ یہاں آ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ اور معراج النبی ﷺ کے موقعوں پر لاکھوں عقیدت مند موئے مقدس ﷺ کی زیارت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ حضرت بل عقیدت، اعتقاد، اور فیض و برکت کا سرچشمہ ہے۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

بارہ دری : بارہ دروازوں والا مکان

موئے مقدس : حضرت محمدؐ کا متبرک بال

وارد : پہنچنا

مستقل : ہمیشہ۔ پائیدار

توسیع : وسعت۔ بڑھاوا

جاذب نظر : اچھا نظر آنے والا۔نظر کو کشش کرنے والا

زائرین : زیارت کرنے والے۔عقیدت مند

اعتقاد : یقین۔بھروسہ۔عقیدہ

فیض یاب : فائدہ

سرچشمہ : منبع

عیدمیلادالنبیؐ : حضرت محمدؐ کی ولادت کا دن

اورنگ زیب : مغلیہ خاندان کا چھٹا بادشاہ

شاہجہاں : مغلیہ خاندان کا طاقتور بادشاہ

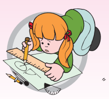

۲۔ سوچیے اور بتائیے

☆ حضرت بل کہاں واقع ہے؟

☆ حضرت بل کا پرانا نام کیا تھا؟

☆ ''عشرت محل'' کس نے تعمیر کروایا؟

☆ موئے مقدس کی مستقل قرارگاہ کہاں ہے؟

☆ کن دو خاص موقعوں پر حضرت بل میں موئے مقدس کی زیارت کروائی جاتی ہے؟

۳۔ کالم ''الف'' کے حصوں کو کالم ''ب'' کے ساتھ جوڑ کر مناسب جملے بنائیے

کالم الف	کالم ب
حضرت بل کا	مدینۃ الثانی بھی کہتے ہیں
اورنگ زیب	زائرین کا تانتا بندھا رہتا ہے
عشرت محل	پرانا نام صادق آباد تھا
حضرت بل میں	میں رنگ برنگے شکارے ہوتے ہیں
ڈل جھیل	ہندوستان کا بادشاہ تھا
درگاہ حضرت بل کو	صادق خان نے تعمیر کروایا

جموں اینڈ کشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

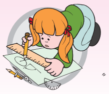

۴۔ خالی جگہوں کو نیچے دیے گئے اشاروں کی مدد سے پُر کیجیے

	بھ	
ب	ا	ت
ر	ل	
ف	و	ن

اشارے

دائیں سے بائیں

☆ امی کے ساتھ فون پر.................کرو

☆ امی کے ساتھ.................پر بات کرو

اوپر سے نیچے

☆ ....خطرناک جانور ہے۔

☆ پہاڑوں پر.................گرتی ہے

۵۔ نیچے دیئے گئے لفظوں کو جوڑ کر نئے لفظ بنائیے

مثال	عبادت	+	خانہ	=	عبادت خانہ
	ڈاک	+		=	
	شفا	+		=	
	مسافر	+		=	
	غسل	+		=	

اعادہ، سبق: ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶

نوٹ : استاد بچوں سے چھوٹے چھوٹے ایکٹ کرائیں ۔ جب ایک بچہ کوئی ایکٹ کرے تو دوسرے بچوں سے اس کے متعلق خیالات ظاہر کرائیں ۔

I. قواعدی مشق

(الف) ماضی، حال اور مستقبل کی مثالیں دیجیے

(ب) ضمیر یا فعلِ متعلق کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کیجیے

(ج) اسم معرفہ اور اسم نکرہ کی پانچ پانچ مثالیں دیجیے

II. جملے بنائیے

آلودگی ، قلت ، سماں ، شعلہ، ملکہ، یادگار، قرارگاہ

III. ضد لکھیے

صاف، خشکی ، نرم ، صحیح ، بد، چھوٹا

اظہارِ تشکّر

اُردو ہندوستان کی مشترکہ قدروں کی آمین ہے۔گنگا جمنی تہذیب کی آئینہ دار اس زبان کا جنم اِسی زمین پر ہوا اور یہاں ہی اِس نے اپنی بلندیوں کو چھولیا۔ ریاست جموں وکشمیر میں اُردو کی اہمیت دوگنی ہوجاتی ہے، کیونکہ یہاں کی سرکاری زبان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ یہاں پر رابطہ کی سب سے بڑی زبان ہے۔ ریاست میں یہ زبان تقریباً ہر ایک تعلیمی ادارے میں پڑھائی جاتی ہے۔ سرکاری سطح پر اس کی درس وتدریس کے معقول انتظامات ہیں۔ جموں کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن اُردو زبان کے لئے نصاب تیار کرتے وقت اِس کی افادیت اور اہمیت کا خاص خیال رکھتا ہے۔ بورڈ کے ساتھ وابستہ ماہرینِ اُردو ہمیشہ اُردو کے معاملے میں سنجیدگی اور لگن سے کام کرتے ہیں۔ میں اپنی اور بورڈ کی طرف سے سبھی ماہرین کا شکر گذار ہوں، جن کی لگن اور محنت سے اِس کام کی اشاعت ممکن ہوسکی۔ میں درجِ ذیل ماہرین اور اساتذ کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے اِس کتاب کی تیاری میں عرق ریزی سے کام کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ہر وقت اپنا دستِ تعاون پیش رکھا۔

۱۔	ڈاکٹر الطاف انجم	اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ فاصلاتی تعلیم کشمیر یونیورسٹی سرینگر
۲۔	شاکر شفیع	لیکچرر ہائر اسکنڈری اسکول گاڈہ کھوڈ، بانڈی پورہ
۳۔	ڈاکٹر رابعہ نسیم	ریسرچ آفیسر ایس سی ای آر ٹی، سرینگر
۴۔	ڈاکٹر غلام نبی حلیم	ماسٹر ہائی اسکول مامہ گنڈ، بڈگام
۵۔	جاوید کرمانی	ماسٹر ایس سی ای آر ٹی، سرینگر
۶۔	مجید مجازی	ماسٹر گرلز ہائی اسکول حاجن، بانڈی پورہ
۷۔	روحی سلطانہ	ٹیچر، زون گلاب باغ، سرینگر
۸۔	نگہت یاسمین	ماسٹر مڈل اسکول بٹہ پورہ، بڈگام
۹۔	غلام نبی بٹ	ٹیچر، زون حاجن، بانڈی پورہ
۱۰۔	تنویر احمد پرے	ٹیچر، زون ہندوارہ، کپوارہ

ان کے علاوہ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن کے اکیڈیمک ڈویژن کے سبھی افسران اور ملازمین علی بالخصوص ڈاکٹر عارف جان (ڈپٹی ڈائریکٹر) کا شکریہ کرنا اپنا منصبی فرض سمجھتا ہوں، جنہوں نے اس کتاب کو تیار کرنے میں حتیٰ المقدور اپنا تعاون دیا۔

میں مندرجہ ذیل ماہرین کا بھی مشکور ہوں جو اس کتاب کی تجزیہ کمیٹی 2024 میں شامل تھے۔

تجزیہ کمیٹی (2024)

۱۔ ڈاکٹر کوشل کرن، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، بشناہ، جموں

۲۔ ڈاکٹر جے وردھن، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج (ومن) پریڈ، جموں

۳۔ ڈاکٹر ایفان علی، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، ریاسی، جموں

۴۔ ڈاکٹر بلبیر، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج (ومن) گاندھی نگر، جموں

۵۔ ڈاکٹر وجے کمار، سینئر لیکچرر، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول، جھلاکھا محلّہ، جموں

پروفیسر ڈاکٹر سدھیر سنگھ
ڈائریکٹر اکیڈمکس
جموں اینڈ کشمیر بورڈ آف اسکول ایجوکیشن